ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک ہفته وار مصوّر رساله

قیمت
ساﻻنه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

نمبر ۱۸ — کلکته : چهار شنبه ۲۸ - ذیقعده ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 29, 1913.

His Excellency LORD HARDINGE G. C. M. G., G. C. V. O., &c. &c.
Who on the memorable date of 14th October 1913 came down to Cawnpore as a Messenger of "Peace and Mercy", and gave back to the Country the lost peace and good-will.

لاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنين (القرآن الحکیم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

محمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 29, 1913.

شذرات
گم شده امن کي واپسي ۱
افکار و حوادث ۴ - الف
رفتار سیاست ۴ - الف
مقالۂ افتتاحیه
مساجد اسلامیه اور حقایات سیاسیه (۴) ۵
افتراعات
مضروبه ... ۶
مقالات
ان في ذلك لآيات لقوم يوقنون ۹
من مکالمه (۲)
مراسلات
اعانۂ مسجد کانپور کا ایک مصرف ۱۱
علامه شبلي کي قدرداني
مجلس دفاع مطابع و جرائد هند
دفاع مطابع و اتحاد ملکي ۱۳
مصالح مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک ۱۵
ادبیات
اسوۂ حسنه ۱۷
فکاهات
لیگ سے خطاب ۱۷
تاریخ حسیات اسلامیه
الهلال اور پریس ایکٹ ۱۸
فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور ۲۰

تصاویر

هلال احمر مصر کا نیا شفاخانه (لوح)
اقتراعیات (صفحه خاص)
هزیکسلنسي ویسرائے هند (")

شذرات

گم شده امن کي واپسي

(۲)

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

اجتماع ٹون هال کلکته - ۱۹ - اکتوبر

اس سلسلے میں بهتر هوگا که پہلے ۱۹ - اکتوبر کو مسلمانان کلکته کا جو جلسه " مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور " کے زیر اهتمام ٹون هال میں منعقد هوا تها ' اسکي روئداد شائع کر دي جاے که اسکے ضمن میں بعض ضروري مطالب آجائیں گے - اور لوگ اسکے تفصیلي حالات دریافت کر رهے هیں -

(صبر و فکر)

اگر دنیا میں انساني غلطیوں کي کوئي فهرست مرتب کي جاے تو میں سمجھتا هوں که اس تعجیل طینت حیوان کي اکثر غلطیاں جلد بازي اور عدم فکر و صبر کا نتیجه هونگي - قرآن کریم نے اسي فطرة انساني کي طرف اشاره کیا هے ' جبکه فرمایا که :

خلق الانسان من عجل !

صبر ناگوار ہے مگر جلد ہی خطرناک ہے - نہ وہ شکایت مستحق توجہ ہے جو صبر و فکر کے عنصر سے خالی ہو، اور نہ وہ شکر قیمتی ہے، جو صبر و فکر کے بغیر ظہور میں آیا ہو-

۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں جو کچھہ ہوا، اسپر کسی کو زیبا نہیں کہ چپ رہے - جن زبانوں نے نادانی کی شکایت کی ہے، انہیں دانائی کی تعریف بھی ضرور کرنی چاہیے - لیکن دماغ کا کام زبان سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد ہے - اور یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ وقت اپنے ساتھہ ہماری زبان سے نکلی ہوئی باتوں کو بھی لیجاتا ہے، اور پھر نہ وہ خود آتا ہے اور نہ ہماری زبان کو واپس کرتا ہے -

۱۴ - اکتوبر کے تلغراف کے ساتھہ ہی لوگوں نے اپنا کام شروع کردیا - میں اس سے خوش ہوں اور اللہ کا شکر گذار ہوں کہ اس نے حالات میں مسرت انگیز تبدیلی کی اور تین ماہ کے اندر ہی مسلمانوں کے جوش و خروش کو اصولاً فتح مند کیا، لیکن تاہم یہ بات میری سمجھہ میں نہیں آتی کہ جو جلسے تمام اطراف ہند میں اسی دن شام کو یا اسکے دوسرے دن منعقد ہوے (کیونکہ بدھہ ہی کے دن سے کارروائیاں چھپنا شروع ہوگئی تھیں) انہوں نے اس واقعہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے، اور شکر و حزم، دونوں کے ملحوظ رکھنے پر کتنے دقیقے اور کتنے لمحے صرف کیے؟

پھر کتنے لوگ ہیں، جنہوں نے عواقب پر بھی نظر رکھی، اور اسکو بھی سونچا کہ آج، کل کیلیے کیا نظیر پیش کریگا؟

کلکتہ میں تفصیلی اطلاعات اسی دن دو گھنٹے کے بعد پہنچ گئی تھیں مگر یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اظہار رائے میں جلدی کی جاے - صرف اصل واقعہ کی اطلاع کافی نہ تھی اور دیگر معلومات کے بھی حاصل کرنے کی ضرورت تھی - پس جب کافی طور پر غور کیا جاچکا، تو "مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور" کی جانب سے اعلان شائع کیا گیا کہ اتوار کے دن ٹون ہال میں جلسہ ہے -

(افتتاح مجلس)

جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے ہوا، اور قاری عبد الرحمن صاحب نے سورۂ حشر کا آخری رکوع تلاوت کیا: یا ایہا الناس! اتقوا اللہ، و لتنظر نفس ما قدمت لغد، و اتقوا اللہ، ان اللہ خبیر بما تعملون!

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد منتخب ہوے جو جنوبی ہند کے مشہور شاہی خاندان میسور کی یادگار اور کلکتہ کے شریف ہیں - انکی تقریر رپوٹروں کیلیے انگریزی میں موجود تھی لیکن عام سامعین کے خیال سے انہوں نے اسکا ترجمہ اردو میں سنایا، جسکا خلاصہ بعد اظہار تشکر یہ تھا:

" ایک ہفتہ سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے کہ ہم سب ہالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع ہوے تھے جبکہ ہمارے دل غمگین اور ہمارے جذبات مجروح تھے - ہم نے مسجد کانپور کے متعلق اپنے دینی مطالبے کو دہرایا تھا اور گورنمنٹ سے التجاے انصاف اور پبلک سے درخواست ہمت کی تھی آپکو یاد ہوگا کہ اس موقعہ پر میں نے آپکو توجہ دلائی تھی کہ اعتدال کے ساتھہ اپنی جائز کوششوں کو جاری رکھیے، اور برٹش انصاف سے مایوس نہ ہوجیے -

کس کو معلوم تھا کہ ایک ہفتے کے اندر ہی واقعات متغیر اور صورت حال مبدل ہو جاے گی، اور پھر ہمیں اسقدر جلد جمع ہونا پڑیگا؟ الحمد للہ کہ ہماری سعی ضائع نہ گئی اور ہمارا سچا جوش اثر کیے بغیر نہ رہا - ہز ایکسیلنسی لارڈ ہارڈنگ نے بالآخر اس معاملہ میں مداخلت کی اور اس طرح تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لیا"

آخر میں انہوں نے کہا:

" آپکو یاد ہوگا کہ اس جلسے میں مولانا ابو الکلام نے مسجد کانپور کے متعلق تین مطالبات اپنی تقریر میں پیش کیے تھے - الحمد للہ کہ انکا ایک حصہ پورا ہوگیا ہے، اور جتنا باقی رہگیا ہے، اسکے لیے بھی ہمیں مایوس نہ ہونا چاہیے اور پورے اعتماد کے ساتھہ امید رکھنی چاہیے کہ ہماری خواہشوں کا پورا لحاظ کیا جائیگا - "

(زمین کا فیصلہ)

اسکے بعد مولوی ابوالقاسم نے پہلی تجویز پیش کی:

"یہ جلسہ پورے استقلال و ثبات کے ساتھہ شریعت اسلامی کے اس مسلم قانون کا اعلان کرتا ہے کہ کسی مسجد کی زمین کا کوئی حصہ، کسی صورت، اور کسی حیثیت میں، مصالح مسجد کے سوا اور کسی کام میں نہیں لایا جاسکتا، اگرچہ اسکے اوپر چھت دالان مسجد سے آسے ملا دیا گیا ہو"

مولوی ابوالقاسم صاحب نے نہایت تفصیل سے اس تجویز کی ضرورت بیان کی - انہوں نے کہا کہ کسی جماعت کی خواہشوں میں تبدیلی ہوسکتی ہے، کوئی گروہ اپنی آرزؤں میں کمی بیشی کرسکتا ہے، لیکن کسی مذہبی اصول اور قانون شریعت میں تبدیلی نہیں ہوسکتی - اسلامی مساجد کی زمین کا کوئی ٹکڑہ ہمارے اصول شریعت کی بنا پر مسجد کے مصالح کے سوا دوسرے کاموں میں نہیں لیا جا سکتا - اسکے دلائل واضح اور روایات نا قابل تاویل ہیں - پس ہمارا فرض ہے کہ اس موقعہ پر بھی اپنے اصول دینی کا صاف صاف اعلان کردیں - کیونکہ بعض اوقات خاموشی سے بڑھکر اور کوئی شے مضر نہیں ہوتی -

مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی نے اسکی تائید کرتے ہوے دلائل شرعیہ کی تشریح کی اور بالاتفاق پاس ہوا -

(شکریہ)

۶ اسکے بعد انریبل مولوی فضل الحق ایم - اے نے دوسری تجویز پیش کی:

" یہ جلسہ ہز ایکسلنسی لارڈ ہارڈنگ بالقابہ کی اس یادگار انصاف فرمائی کا نہایت مسرت و انبساط کے ساتھہ شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اس معاملہ میں مداخلت فرمائی اور تمام متہمین حادثہ ۳ - اگست کو رہا کردیا"

قابل محرک نے ان درد انگیز اور جگر شگاف واقعات کو دہرایا جو آغاز مسئلۂ مسجد سے اب تک واقع ہو چکے ہیں، اور اس افسوس ناک تغافل و قسارت کی طرف اشارہ کیا جو اس معاملہ کی نسبت ۱۵ - اکتوبر سے پہلے تمام حکام کا رہا ہے - انہوں نے سر جیمس مسٹن کا ذکر کیا اور وہ جواب یاد دلایا جو انہوں نے لکھنؤ کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا، اور پھر کہا کہ حضور وبسراے نے ان باتوں کی عین وقت پر تلافی کی اور ہماری نا قابل فراموش شکرگذاری انکے ساتھہ ہے -

اس تجویز کی تائید میں ایڈیٹر الہلال نے تقریر کی - یہ تقریر بہت تفصیلی تھی - اسکا کچھہ حصہ مرتب کرکے یہاں درج کردیا جاتا ہے:

ایڈیٹر الہلال کی تقریر

جلسۂ ۱۹ - اکتوبر میں

دوسری تجویز کے متعلق

(نور و ظلمت)

برادران ملت ! مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کو شروع ہوے چھہ ماہ ' از انہدام حصۂ متنازع فیہ کو تین ماہ سے زائد زمانہ گذرگیا - یہ زمانہ اس عصر مظلمہ کا ایک تاریک ترین حصہ تھا ' جو آج تین سال سے زمین کے بہت بڑے حصے پر چھایا ہوا ہے • اور جو منجملہ تاریخ کی اُن یادگار قرون ظلمت کے ہے ' جبکہ روشنی مظلوم اور تاریکی فتح یاب ہوتی ہے -

یہ مسجد مقدس کانپور کا مسئلۂ خونین تھا ' جس کے ماتم میں ہم نے یہ پورا زمانہ بسر کر دیا ہے -

آج اس وسیع اور تاریخی ہال کے اندر جو لوگ موجود ہیں ' انھوں نے اس گذشتہ سہ ماہی کے اندر بارہا مجھے اپنے سامنے پایا ہے - انکو یاد ہوگا کہ میری فریادیں کس قدر پر از غموم ' اور میرا ماتم کس درجہ شدید تھا ؟ میں نے ہمیشہ کہا کہ یہ ایک خالص دینی اور اسلامی مسئلہ ہے اور اسکے لیے ہر طرح کی سعی و کوشش داخل جہاد فی سبیل اللہ - میں نے ہمیشہ اُن متہمین جرم بے جرمی کی تقدیس کی ' جنکے ایک سو چھہ مقدس ہاتھوں میں بیڑیاں ڈالی گئیں - اور میں ہمیشہ اُس مقدس خون کے احترام میں رویا ' جو ۳ - اگست کو مشہد مقدس مچھلی بازار میں حافظیں مسجد الہی ' اور ناصرین حرمت شعائر اللہ کا بہایا گیا - وہ ایک ظلم صریح تھا اور میں نے اُس ظلم کے اعلان میں کمی نہیں کی - وہ جبر و قہر کی ایک منحوس و مشئوم مثال تھی ' اور میں نے انسانی فسق و معصیت سے نفرت کرنے کی توفیق پائی - یہ انصاف کی ایک یادگار قربانی تھی جس کیلیے حکومت کے عصیان غرور نے چھری تیز کی - اور ظلم کے خونخوار عفریت کی پرستش تھی ' جس نے انسانیت اور عدل الہی کا جسم پارہ پارہ کیا - پس میں نے انصاف اور انسانیت کے جنازے پر ماتم کیا ' میں نے حق کی شہادت پر آنسو بہاے ' میں نے عدل کی مظلومیت پر انسانوں کو دعوت آہ و بکا دی !

لیکن اے اخوان غیور ! یہ حالت تھی ' کہ یکایک حالات میں تغیر ہوا اور اوراق حوادث نے اپنا ایک نیا صفحہ الٹ دیا - یہ ماتم و فغاں سنجی در اصل ایک معرکہ آرائی تھی ' جس نے حق و باطل ' ظلم و انصاف ' اور نادانی و دانشمندی کو باہمدگر صف آرا کر دیا تھا - حق بے سر و سامان تھا ' جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے ' اور انصاف مظلوم و مقہور تھا ' جیسا کہ ہمیشہ اسکو پیش آیا ہے -

تاہم وہ حکیم و قدیر ' جسکی قدرت کے کرشمے مخفی ' اور جسکی حکمت کی تلوار ہمیشہ نیام میں رہتی ہے ' غافل نہ تھا - و ما اللہ بغافل عما تعملون - ہر چند حق سے اعراض کیا گیا ' اور صداقت کو بار بار ٹھکرایا گیا ' مگر اُس حق کی دنیا میں تحقیر کی جا سکتی ہے جو انسانوں کی فغاں سنج زبانوں سے نکلتا ہے ' پر اسکی تو تحقیر کرنے پر کوئی قادر نہیں ' جو حق کے پیچھے رہکر اوسکو لڑاتا ' اور پھر آخر میں فتح یاب کرتا ہے ؟ وکم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ - بالآخر حق ظاہر ہوا ' اور باطل نے شکست کھائی - ان الباطل کان زھوقا - جن لوگوں کو بار بار کہا گیا تھا کہ تم صرف زخموں ہی کے مستحق ہو ' انکے لیے ۱۴ - اکتوبر کو اُسی کانپور کے اندر ' جسمیں مچھلی بازار کی مسجد ۳ - اگست کے حادثہ کی افسانہ خوانی کر رہی ہے ' ایک مرہم بھی طیار کیا گیا !!

حضرات ! میں کہ زخموں کیلیے ہمیشہ رویا ہوں ' آج اس دست مرہم بخش کے شکریہ کیلیے کھڑا ہوا ہوں (چیرز) -

(علاج کا اصلی وقت)

حضرات ! زخموں کیلیے مرہم کا شاید اصلی وقت وہ ہے ' جبکہ زخم لگتا ہے ' اور دیر ہونے میں ہمیشہ ڈاکٹروں نے خوف ظاہر کیا ہے کہ زخم نا قابل اندمال نہو جاے - تاہم میں بالکل پسند نہیں کرتا کہ وقت کا سوال چھیڑوں - میں صرف مرہم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں - یہ مرہم قیمتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ زخموں سے خون بہت بہہ چکا ہے ' تاہم مرہم مجرب ہو تو وہ ہر حال میں مفید ہو سکتا ہے - ہم سب کی یقیناً آرزو ہوگی کہ یہ علاج سریع الاثر اور قوی النفع ثابت ہو (چیرز) -

(موضوع تشکر)

لیکن اے حضرات ! ہر واقعہ کی مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں ' اور ہر حیثیت مخصوص نظر و بحث کی طالب - میں سمجھتا ہوں کہ آپ رزولیوشنوں کی ترتیب اور انکے محرکین و موئدین کے منقسم فرائض کے بارے میں غلطی نہ کرینگے - ۱۴ اکتوبر کا واقعہ کئی چیزوں کا مجموعہ ہے - لیکن میں دوسرے رزولیوشن کی نسبت عرض کر رہا ہوں - میرا موضوع اس وقت محدود ہے -

(عزیز گم گشتہ)

حضرات ! ہندوستان کا انصاف گم ہوگیا تھا - ہم اسکی تلاش میں نکلے ہم نے اُسے کانپور میں بار بار تلاش کیا ' مگر جس قدر تلاش کیا ' اتنا ہی وہ اور زیادہ گم ہوتا گیا - ہم نے کانپور کی سرکاری عمارتوں اور کانپور کی عدالت ' دونوں جگہ ڈھونڈھا اور دونوں جگہ ناکام رہے - پھر ہم لکھنؤ آے اور ہم نے سرکٹ ہاؤس کی دیواروں کے نیچے اس یوسف عزیز کو ڈھونڈھا ' مگر اُس کی صداے وجود کہیں سے نہ اُٹھی - ہم نے نینی تال کی خوش صفا چٹانوں اور اسکی جمیل و حسین گھاٹیوں میں آوارہ گردی کی ' مگر ہم منزل کی جستجو میں جسقدر نکلے ' اتنا ہی وہ ہم سے دور ہوتی گئی - ہمارے دل گو نہیں تھکے تھے ' مگر ہمارے پانوں تھک گئے تھے ہمارے ارادوں نے گو جواب نہیں دیا تھا ' مگر ہماری ہمت نے جواب دیدیا تھا

تاہم ہم نے پاے تلاش کو تیز ' اور صداے جستجو کو بلند تر کیا ' اور بالآخر جو گم گشتہ انصاف ہمیں زمین پر نہیں ملا تھا ' وہ زمین سے بلند تر ' یعنی (شملہ) کی چوٹیوں پر سے خود بخود نمودار ہو گیا (چیرز)

(شملہ اور نینی تال)

حضرات ! ہندوستان کے جغرافیے میں ہمیشہ یہ پڑھایا جاتا ہے کہ (نینی تال) کا پہاڑ (شملہ) سے بہت چھوٹا ہے - وسعت میں بھی تنگ ہے ' اور بلندی میں بھی کوتاہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر جغرافیہ اب اس مساحت کی تعلیم دنیا چھوڑ دے ' جب بھی ہمالیہ کی شاخوں کے متعلق ہماری معلومات غلط نہوگی - کیونکہ اب ہمیں بغیر جغرافیہ کی منت پذیری کے یقین ہوگیا ہے کہ واقعی شملہ نینی تال سے بہت زیادہ وسیع ' اور اس کی چوٹیاں اُس سے بہت زیادہ ارفع و اعلی ہیں ! (چیرز - مسلسل اور دیر تک)

(وفاداري کي بنياد اميد هے)

حضرات ! آپکو ياد هوگا که ميں نے گذشته اتوار کے عظيم الشان مجمع ميں کيا کہا تها ؟ اجازت ديجيے که ميں آسے پهر ايک مرتبه دهراؤں اور ميں خيال کرتا هوں که برٹش انڈيا کے هر باشندے کو هميشه دهرانا پڑيگا - ميں نے آپسے کہا تها که گو هم زخمی هيں اور همارے زخم بہت گہرے هوگئے هيں' تاهم مايوس نہيں هيں - هم اگر مايوس هو جائے تو هماري حالت موجوده حالت سے بالکل مختلف هوتي - هماري زندگي اس عقيدے پر هے که برٹش حکومت ايک کانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ هے - اس نے هميشه دعوا کيا هے که اسکي بنياد قانون اور حقوق پر هے نه که شخصي استيلا اور جبر و تحکم پر - پهر هم بهي مسلمان هيں اور همارے مذهب نے هم کو سکها يا هے که حکم کسي طاقت کے ليے نہيں' اور کوئي انسان انسانوں پر محض اپنے تخت و تسلط کے زور سے حکومت کرنے کا حق نہيں رکهتا که ان الحکم الا الله - پس جبکه همارے سامنے يه شاندار مگر اتنا هي موثر دعوی موجود هے' تو کوئي وجه نہيں که هم مايوس هو جائيں -

(جاهدوا في سبيل الله)

هميں حق کي راه ميں جهاد کرنا چاهيے که جهاد سعي و کوشش کو کہتے هيں' اور پوري قوت' پورے اتحاد' پورے استقلال' اور کامل ترثبات و عزم کے ساتهه اپنے مطالبات حقه کو پيش کرتے اور دهراتے رهنا چاهيے - اگر انصاف اس سر زمين ميں گم هو جائے تو هميں اسکي گم گشتگي پر ماتم کرنا چاهيے' پر مايوس هونا نه چاهيے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ حکام کے بنگلوں کے اُن برامدوں ميں نه ملے' جہاں حاکم و محکومي کے فرق کو نماياں کرنے کيليے سائلوں کو بہت دير تک ٹہلنا پڑتا هے - بہت ممکن هے که اسکا سراغ اُن عدالتوں کي شاندار عمارتوں کے اندر نه ملے' جہاں قانون کا غلط استعمال' اور انساني غلطي و غلط فہمي' اور تعصب و نفسانيت مر نہيں گئي هے - بہت ممکن هے که اسکا پته صوبوں کے فرماں رواؤں اور گورنريوں کے گورنمنٹ هاوسوں ميں بهي نه چلے' جہاں با اقتدار و حاکم انسانوں کے ساتهه " رعب حکومت " کے عفريت کو بهي بسنے کي بسا اوقات اجازت ديدي جاتي هے - بلکه ميں کہتا هوں که بہت ممکن هے که دهلي اور شمله ميں بهي آپ اسکي صدا نه سنيں' جہاں بهر حال انسان هي رهتے هيں' اور آدم کي اولاد بلا استثنا اپنے اندر نيکي اور بدي کي وه تمام قوتيں رکهتي هے جو خدا نے اسکو وديعت کي هيں -

ليکن تاهم اے حضرات ! هماري زندگي اور هماري وفاداري صرف اس ايک هي اميد پر هے که برٹش حکومت کا انصاف هر جگه گم هو سکتا هے' ليکن " تاج " کے سايے ميں اسکو گم هونے کي جگه نہيں مل سکتي' کيونکه وه جگه صرف اُسکے نماياں هونے کيليے هے - (چيرز)

(نـــذارت و بشـــارت)

يه واقعه اس عقيدے کي ايک تازه نظير هے - وه حق مانگنے والوں کيليے ايک پيام مراد' اور چپ رهنے والوں کيليے ايک تازيانۂ تنبيه و غيرت هے - اب وه لوگ کہاں هيں' جو کہتے هيں که نه مانگو' اسليے که مانگنا گناه هے ؟ اب وه منافقين و خالفين کيوں همارے ساتهه بهي شريک شکر گذاري هو رهے هيں' جو کہتے تهے که شکايت نه کرو' کيونکه شکايت کرنا بغاوت هے ؟ اگر يه بيج جو بويا گيا تها' بغاوت کا تها' تو آج وفاداري کے جس پهل کو لينے کيليے وه بهي دوڑ رهے هيں' وه کہانسے آيا ؟ کيا يه سب کچهه اُسي چيز کا نتيجه نہيں هے' جس سے روکا جاتا اور جس سے ڈرايا جاتا تها ؟ (چيرز)

(انـگلو انــڈين پـــريس)

حضرات ! اس واقعه کو ابهي چار پانچ دن هي گذرے هيں' مگر اتنے عرصے کے اندر هي اُس تعصب اور حاکمانه غرور کے پتلے نے زهر کي قي کرنا شروع کرديا هے' جس کا دماغ نشۂ باطل سے معطل' اور جسکے جذبات هيجان خود پرستي سے مجنونانه هيں - ميرا مقصد اُس اينگلو انڈين طبقه سے هے' جو بد قسمتي سے هميشه اسکا مخالف رها هے که هندوستان پر حق و انصاف کے ساتهه حکومت کي جائے - اسکے خيال ميں حضور وايسرائے نے اس مدبرانه انصاف کے ذريعه حکومت کے رعب کو زخمي کرديا اور اسکے مزعومه حريف بغاوت کو تلوار پکڑا دی - مگر کاش وه سمجهتا که " رعب حکومت " کے فرضی ديوتا کو زخمی کرنا بہت بہتر هے اس سے' که دس کروڑ مخلوقات الٰہی کے دلوں کو زخمی کيا جائے (چيرز)

وه کسي انقلاب آفريں جماعت سے بہت ڈرتا هے جو اس کے وهم و خيال کے خواب ميں بہت مہيب' اور اسکے تصور باطل کے انديش ميں کسي پيدا هونے والي بغاوت کا مقدمة الجيش هے' ليکن اگر (بائبل) کے اس جمله کي صداقت اب تک باقي هے' که "جو بويا جاتا هے' وهي کاٹا بهي جاتا هے" تو هميں تعجب هے که جن لوگوں نے خوف اور ڈر کا بيج بويا نہيں' وه خوف کے پهل سے کيوں کانپ رهے هيں ؟ (چيرز)

(ويل للمطففيـــن)

حضرات ! ميں سمجهتا هوں که انساني خود غرضي کي مثال اس سے بڑهکر اور کوئي نہيں هو سکتي - يه کيسي عجيب بات هے که انسان خود اپنے ليے جس چيز کو جائز نہيں رکهتا' دوسرے کيليے اُسي کا خواهشمند هوتا هے ؟ انگلستان کي سرزمين انصاف و حقـوق کا مامن سمجهي جاتي هے - اسکے بسنے والوں نے صديوں کي جد و جهد سے اپنے حقوق حاصل کيے هيں اور حکومتوں کو شکستيں دي هيں - پس هم بهي آج انگلستان سے وهي چاهتے هيں جو خود اس نے چاها (چيرز) - پهر اسکے فرزندوں کا يه نمونه کيسا وحشيانه هے که وه انصاف کے نام سے چڑتے اور حاکمانه جبر کي پوجا کرتے هيں ؟ (چيرز)

سچ يه هے که (مسيـح) کو اسکي زندگي ميں بهي اسکے ساتهيوں نے نه سمجهـا' اور اسکے بعد بهي اسکے ماننے والے اس سے دور هيں - کيا يه اينگلو انڈين مسيحي خدا کے فرزند کو کبهي بهي جواب نه دينگے' جبکه وه پکارتا هے که " تو دوسروں کے ساتهه بهي وهي سلوک کر' جو تو چاهتا هے که دوسرے تيرے ساتهه کريں " ؟ (چيرز)

يهي انساني کمزوري هے جسکي طرف قرآن کريم نے اشاره کيا هے اور اسکو "تطفف" سے تعبير کيا هے که: ويل لـلمطففين الذين اذا اکتالوا علی الناس يستوفون و اذا کالوهـم او وزنوهـم يخسرون ! لين دين ميں کم دينے والوں کيليے کيا هي تباهي اور هلاکت هے ! جب وه دوسروں سے ليتے هيں تو وزن ميں ٹهيک ٹهيک ليتے هيں' پر دوسرے کو دينے کا وقت آتا هے تو گهٹا گهٹا کے اور بچا بچا کے ديتے هيں !! (باقي آينده)

البصـائـر

معافي خواه هوں که نئے پريس کي تکميل ميں غير متوقع تاخير کے اسباب پيدا هو رهے هيں - اسليے اس وقت تک پرچه شائع نه هو سکا -

منيجر البصـــاير

افکار و حوادث

یورپ کو فخر ہے کہ اوس نے غلامی کا قانوناً اور عملاً ابطال کیا ' اور انگلینڈ مدعی ہے کہ اس شرکت فخر و مباہات میں انگریز سرمایہ داروں کا حصہ زیادہ ہے - ہم بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ افراد کی غلامی یورپ نے اور علی الخصوص انگلینڈ نے دنیا سے مٹا دی ' لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اقوام اور مملکتوں کی غلامی اسی نسبت سے اور زیادہ مستحکم اور شدید بھی کردی - پہلے نخاس کے میدانوں میں غلام افراد کی بیع و فروخت ہوتی تھی - اب وزارت خارجیہ کے ایوانوں میں اقوام و ممالک کی بیع و فروخت ہوتی ہے !!

ہم نے ۲۳ - اکتوبر کا تار پڑھا : " افواہ ہے کہ کسی دوسرے افریقی علاقے کے معاوضے میں زنجبار جرمنی کے حوالے کردیا جاے گا جو اس وقت تک برٹش نفوذ کے تحت میں تھا " - کیا یہ قوموں اور مملکتوں کی غلامی اور اونکی بردہ فروشانہ بیع و فروخت نہیں ہے ؟ پھر یورپ کو کس چیز پر ناز اور انگلینڈ کو کس چیز کا ادعا ہے ؟ ما لکم کیف تحکمون ؟

بعد کی خبر ہے کہ " زنجبار کے متعلق گذشتہ خبر بالکل بے بنیاد ہے " لیکن اس تغلیط سے کیا حاصل نہ بولی ' بولی جاچکی ہے اور غلام میدان بردہ فروشی میں کھڑے کیے جا چکے - اب اگر خریداروں سے معاملہ صاف نہ ہوسکا اور بیع فسخ ہوگئی ' تو بد بخت غلاموں کو اسکی کیا خوشی کہ کل پھر کوئی دوسرا خریدار آ موجود ہوگا !

بنارس ' فیروز پور ' اور مدراس کی بعض مجالس اسلامیہ نے اپنی تجویزیں شایع کی ہیں کہ جناب نواب حاجی محمد اسحاق خاں سے درخواست کی جاے کہ وہ کالج کی سکرٹری شپ سے علحدہ ہوجائیں ' لیکن جس طریقہ سے یہ کارروائی کی جا رہی ہے ' ہم اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے ' اور موقعہ ملا تو کبھی اس بارہ میں بھی لکھیں گے - مگر ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ جدید ناظم صاحب ندوۃ العلما کو کیوں بھول گئے ؟ انسے درخواست کیوں نہیں کی جاتی کہ از راہ کرم اس مسند کو خالی کردیں ؟

کالج کے سکریٹری سے ان لوگوں کو شکایت ہے کہ وہ انتظامی اور سیاسی پہلوؤں کو محفوظ نہ رکھہ سکیں گے ' اور یہ کہ وہ قوم کی آزادانہ تحریکوں کے مخالف ہیں ' لیکن ندوے کا ناظم تو ندوے کے مذہبی و علمی ستونوں کو توڑ رہا ہے ' جن پر ندوے کی عمارت قائم کی گئی تھی - وہ نہ ندوے کے اغراض سے آشنا ہے اور نہ مقتضیات عصریہ سے واقف ' اسکے پاس نہ تو تجربہ ہے اور نہ علم - پھر کس امید پر کہا جاے کہ اس عہد پر ابتلا میں ندوہ ' ندوہ نہ رہے گا ؟ ہم کو بہ تحقیق معلوم ہوا کہ اب ندوے کا مقصد عملاً ایک انگریزی اسکول اور پنجاب کے مولوی فاضل کا اور ینٹل مدرسہ ہے اور بس - فیا للبلاھۃ و یا للھلاکۃ !

مدراس و بمبئی کے تعلیمی صیغوں سے ایک " اقرار نامۂ وفاداری " شائع ہوا ہے ' جس پر سرکاری ' نیم سرکاری ' اور نیز امدادی مدارس کے معلمین سے اس امر پر " صدق قلب " سے اقرار لیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ شہنشاہ کے وفادار و مطیع ' اور ہر قسم کی سیاسی جد و جہد اور طلب حقوق سیاسی سے محترز رہینگے - نیز اپنے شاگردوں میں شہنشاہ کی وفاداری و جاں نثاری کے جذبات پیدا کرینگے -

عجب نہیں کہ لوگ اس اقرار نامے کو بھی بیسویں صدی کے عجائب میں شمار کریں - اولاً اس کی تخصیص ان صوبوں میں کیا ہے ؟ ثانیاً ہر ہستی جو ہندوستان میں وجود پذیر ہوتی ہے وہ پہلے ہی سے " الست بربکم " کے جواب میں " بلی ! " کہکر پیدا ہوتی ہے اس لیے جب تک برطانیہ ہندوستان پر قابض ہے ' اطاعت شعاری اوسکا جوہر ہے ' پھر اس خارجی ایجاب و قبول کی ضرورت کیا ہے ؟ کیا مدراس و بمبئی کے تعلیمی افسر لوگوں کے قلب کی اطاعت پر قانع نہیں جو قلم اور زبان کی اطاعت چاہتے ہیں ؟

رفتار سیاست

(دولت علیہ و یونان)

وائنا سے ۱۵ - اکتوبر کو یونان و ترکی کے درمیان جس جنگ کی خبر آئی تھی ' آخر اتھنز اور قسطنطنیہ ' کہیں سے اوس کی تائید نہ ہوئی - اس لیے یقیناً وہ غلط تھی -

۲۴ - اکتوبر کا اتھنز سے تار ہے کہ " یونان اور ترکی کے درمیان گفتگو بصلح و آشتی آگے بڑھہ رہی ہے اور عن قریب ختم ہونیوالی ہے "

شروط و معاہدات کی طرف اب تک تاروں میں کوئی اشارہ نہیں ' اسلیے حقیقت حال مخفی ہے -

(البانیا و سرویا)

گذشتہ ہفتے تک سرویا ' البانیا کے دروازے پر کھڑی ' مکان کے اندر جھانک رہی تھی کہ اہل مکان کی غفلت اسے نصیب ہو ' لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ایک طرف تو خود مکان والے جاگ اٹھے - دوسری طرف وائنا کی پولیس نے ڈانٹ کر پوچھا کہ دروازے پر کون کھڑا ہے ؟ ناچار مایوس واپس انا پڑا !!

۲۰ - اکتوبر کا لندن سے تلغراف ہے کہ سرویا نے دول کو اطلاع دی ہے کہ اوس نے اپنی فوج کو البانیا سے واپسی کا حکم دیدیا - لیکن تنہا مدعا علیہ کا بیان کافی نہ تھا - اب وائنا سرکاری طور پر بیان کرتا ہے کہ " حقیقتاً سرویا نے البانیہ سے فوج ہٹا لی اور یہ کہ اس طرح مصالح یورپ اور نیز امن عام کی اس نے بڑی خدمت کی ہے "

(بلغاریا)

تھریس کے بعض علاقے جو ازروے صلح بلغاریا کو ملے تھے ' بلغاریا نے صرف اس لیے اب تک ان پر قبضہ نہیں کیا تھا کہ اگر یونان و ترکی میں جنگ منتظر چھڑ جاے تو ترک آسانی سے یونانی علاقوں میں داخل ہوسکیں - اب چونکہ یونان و ترکی کی صلح تقریباً مختتم ہے ' اس لیے آہستہ آہستہ بلغاریا کی فوج قبضہ کے لیے آگے بڑھہ رہی ہے -

اس سے پہلے یہہ خبر آچکی ہے کہ اس علاقے کے مسلمانوں نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے - اب ۲۳ - کا لندن سے تلغراف ہے کہ بلغاریا کی فوج تھریس میں آہستہ آہستہ آگے بڑھہ رہی ہے ' لیکن مسلمان جو گذشتہ تجارب کے تلخ نتائج حاصل کرچکے ہیں پوری طرح مزاحم ہیں - (مصطفی پاشا) اور (مالکو ٹیر نو در) کو بلغاریا نے برباد پایا - دریاے (آردا) کے جنوبی گاؤں اب تک جل رہے ہیں جن میں ترک باشی بزوقوں نے آگ لگا دی تھی !

جمال بے قسطنطنیہ کے فوجی گورنر مسلمانوں کو جو بلغاریا سے نہایت بر افروختہ ہیں ' تفہیم و نصیحت کرنے کے لیے گو ملجینا پہونچ گئے ہیں ' تا کہ وہ بلغاری حکام کی اطاعت بلا مزاحمت قبول کر لیں اور شروط صلح کی خلاف ورزی نہو • والمستقبل بید اللہ تعالی • یفعل مایشاء و یختار •

[بقيه مضمون صفحه ١٦ - کا]

پس يه تو ميں گوارا نہيں کر سکتا که ان بزرگوں کو مجھے اطلاع نه دينے اور اخفاء محض کا الزام ديا جاے کيونکه يه واقعه کے خلاف ہے - البته واقعي حالت جو پيش آئي ' وہ ميں نے بيان کردي اور ہر شخص کو اسکا حق ملنا چاهيے که وہ اپني حالت ظاہر کردے -

(٥) ايڈيٹر صاحب زميندار کے متعلق مجهکو اسقدر معلوم ہے که مولوي ظفر علي خاں صاحب کو اسکي اطلاع تهي اور انہوں نے بالکل پسند کرليا تها -

اصل پوچهيے تو اشخاص کي اطلاع و مشورہ اصل شے نہيں ہے' بلکه پہلي چيز اصولاً مسئله کي صحت و عدم صحت کا سوال ہے -

(٦) " کانپور کي پبلک سے واقعات مخفي رکھے گئے "

اسميں مجھے شک ہے • سيد فضل الرحمن صاحب ' حافظ احمد الله صاحب ' شيخ محمد هاشم صاحب ' شيخ نثـار الدين صاحب ' حاجي عبد القيوم صاحب ' حافظ محمد حليم صاحب ' نيز تمـام متوليـان مسجد غالبـاً مشورہ ميں شريک اور اس مسئله ميں پوري طرح متفق تھے ' اور هيں - تاهم ميں يقين کے ساتهـه عرض نہيں کرسکتا -

(٧) ميں نے ١٢ - اکتوبر کے جلسے ميں تيسرا رزوليوشن پيش کرتے هوے جو شرائط پيش کيے تھے ' يه فيصله اسکے مطابق نہيں اور يه کوئي پوچهنے کي بات نه تهي - بالکل ظاهر ہے -

(٨) مسٹر مظہر الحق ڈيپوٹيشن ميں تو شريک نه هوے - ڈيپوٹيشن صرف کانپور کے مقامي معززين کا تها اور ميں سمجهتا هوں که اپکا يه سوال بے موقعه ہے - شايد هي کسي مسلمان شخص کا ايثار آج تمام هندوستان ميں اسقدر واضح اور غير محتاج دليل و بحث ہے ' جس قدر مسٹر مظہر الحق کا • حضور ويسراے کي ملاقات اور انکے شيک هينڈ کرنے کا اگر انهيں شوق هو تو اسکے ليے وہ شايد مسجد کانپور کے معاملے ميں پڑنے کي جگه ' زياده کم قيمت اور آسان وسائل رکهتے هيں -

يه جناب کے سوالات کے اصلي جوابات نہيں هيں اور نه ميں اسکا تشفي بخش جواب ديسکتا هوں - البته جتنا حصه ميرے متعلق ' يا ميري معلومات ميں تها ' ميں نے عرض کر ديا - آخر ميں چند الفاظ اور بهي کہونگا :

(١) مسٹر مظہر الحق کي حيثيت اس معاملے ميں ليڈر يا مفتي کي نه تهي ' بلکه ايک مشير قانوني کي - وہ ٣ - اگست کے متهمين کے دفاع کيليے آے تھے نه که مسجد کے متعلق شرعي فيصله کرنے - انہوں نے اپنا فرض کامل طريقه سے انجام ديا - انکے تمام موکل رها هوگئے - اور انکي خدمت بے داغ اور انکا احسان نا قابل فراموش ہے •

(٢) رها فيصلهٔ مسجد ' تو پچهلے نمبر ميں جناب ميري راے پڑهچکے هيں - نيز ٹون هال کے جلسه ميں بهي - شايد تمام اردو جرائد ميں يهي ايک اواز ہے جس نے اتفاق کلي سے انکار کرديا • ميں علانيه کہتا هوں که اس بارے ميں فيصله کنندوں نے غلطي کي اور بہتر تها که وہ جلدي نه کرتے - ساڑهے تين مهينے کے شرعي ماتم کو چند لمحوں کے اندر طے کردينا بہتر نه تها -

(٣) شکوک ظاهر کرنے چاهئيں اور اعتراض صحيح کو روکنا وهي جبر و شخصيت اور استبداد ہے ' جسکے صنم خانوں پر دو سال سے مسلمان پتهر پهينـک رہے هيں - تاهم عدل و انصاف و عدم افراط و تفريط همارے تمام کاموں کا بنيادي اصول هونا چاهيے • سر راجه صاحب محمود آباد اور جناب مولانا عبد الباري نے اس معاملے ميں جو کچهه کيا ' نہايت خوش نيتي سے کيا - پس مسلمانوں کو انکي شکر گذاري سے اس درجه اغماض نه کرنا چاهيے ' جو اينده کيليے هر حال ميں ناشکري کي ايک مثال مشئوم بن جاے - يه کوي اچهي بات نہيں که انسان صرف نکته چيں اور شاکي هي هو ' او ر شکر و امتنان کو بهول جاے - جو اچهي نيتوں سے کوشش کرتے هيں ' انکو انکا قدرتي حق دينے ميں بخل نه کرو -

البته اتباع اور پيروي هر حال ميں صرف اصول اور شريعت کي ہے ' نه که اشخاص کي - اور غير مسئول الله اور اسکي وحي کے سوا اس سطح ارضي پر کوئي نہيں - اگر کسي سے سعي و کوشش ميں غلطي هو گئي ہے تو اسکو پوري ازادي سے ظاهر کيجيے • اور اسميں کسي شخص کي پروا نه کيجيے - هم مسلمانوں نے صاحب وحي (روحي فداہ) کے حضور ميں اپنے شکوک و اعتراض ظاهر کيے هيں - هم نے ائمه پر اعتراض کيے هيں اور غزالي و رازي کي غلطياں ظاهر کرتے هيں - جب اسلام کي تعليم حريت کا يه حال ہے تو " تا بديگران چه رسد ؟ "

گهـر بيٹهـے روپيـه پيـدا کـرنا !!!!

مرد ' عورتيں ' بڑے لڑکے ' فرصت کے اوقات ميں روپيه پيـدا کرسکتے هيں - تلاش ملازمت کي حاجت نہيں اور نه قليل تنخواہ کي تلاش کي ضرورت - ايک روپيه سے ٣٠ - تـک روزانه - خرچ ' بـراے نام - چيـزيں دور تک بهيجي جاسکتي هيں - يه سب باتيں همـارا رساله باساني بغير اعانت استاد بتا ديتا ہے !!

تهوڑا سا روپيه يعني ١٢ بٹلي نٹ کٹينگ مشين پر لگاليے • پهر اُس سے روپيه روزانه حاصل کر سکتے هيں - اور اگـر کہيـں آپ ادارشا کي خود باف مشين ١٠٥ - کو منگاليں

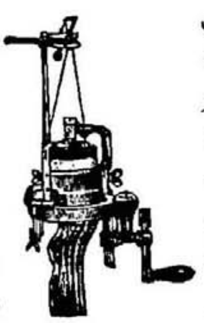

تـو ٣٠ روپے اور اس سے بهي کچهـه زياده حاصل کرسکتے هيں - اگر اس سے بهي زياده چاهيے تو چهه سو کي ايک مشين منگاليں اور ٣٠ - روپيه روزانه بلا تکلف حاصل کرليں

يه مشين موزے اور هر طرح کي بنيالين وغيرہ بنتي ہے •

آپ کي آمدني صرف آپ کي سعي پر موقوف ہے - کسي قسم کا اسميں خطرہ نہيں •

هم آپ کي بنـ ي هوئي چيـزوں کے خريد نے کي ذمه داري ليتے هيں - نيز اس بات کي که قيمت بلا کم و کاست ديدي جائيگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو بننے ميں ضروري هوں ' هم مهيا کرديتے هيں - محض تاجرانه نرخ پر - تاکه روپيوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کيا ' اور اُسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف يه که ساتهه هي بننے کے ليے اور چيزيں بهي بهيج دي گئيں !

صرف محنت سے آپ نفع کثير حاصل کرلے سکتے هيں - اور پهر بڑا فائدہ تو يه ہے که مرد اور عورتيں اس کام کو بغرض حصول مفاد فوراً قبول کر ليتي هيں -

اچها ' نفع رهنے ديجيے ' ويسے بهي يه کام لطف سے کب خالي ہے ؟

گهر بيٹهے اچها مشغله مل جاتا ہے اور نفع اسکے علاوہ !!

ادهر شا نيٹنـگ کمپني - نمبر ٢٠ کالج اسٹريٹ - کلکته

الهلال

۲۸ ذیقعده : ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(٤)

(چوتھی آیت)

گذشته نمبر میں جس آیت کی بحث پر ختم مقاله هوا تها' اسکے بعد هی سوره (توبه) میں فرمایا :

اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن با الله و الیوم الاخر و جاهد فی سبیل الله ؟ لا یستون عند الله ' و الله لا یهدی القوم الظالمین (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کے آباد رکھنے کے کام کو اُس شخص کے اعمال عظیمه جیسا سمجھه رکھا هے' جو الله اور روز آخرت پر سچا ایمان لاتا ' اور اُسکی راه میں جهاد کرتا هے ؟ الله کے نزدیک تو یه دونوں برابر نہیں هوسکتے اور وه ظلم کرنے والوں کو کبهی راه راست نہیں دکھلاتا "

یه آیة کریمه موجوده حالات کے انطباق و تصدیق کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب آیت هے' اور اسی لیے اسکو مضمون کے پہلے نمبر میں زیر عنوان رکھا گیا تها -

اصل میں یه آیت بهی متعلق هے تیسری آیة کے ' جس پر گذشته نمبر میں بحث کی گئی تهی یعنی :

انما یعمر مساجد الله من آمن با لله و الیوم الاخر و اقام الصلواة و آتی الزکواة و لم یخش الا الله ' فعسی اولئک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)

الله کی مسجدیں آباد کرنے والا تو وه شخص هوسکتا هے جو الله اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کی ' زکات ادا کی ' اور پهر یه که وه کسی سے نه ڈرا مگر صرف الله سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے که هدایت یافته اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

اسی کا بقیه تکو متذکرۂ صدر آیت هے - لیکن نظر به اهمیت مطلب ضروری هے که اسپر مستقل اور علحده نظر ڈالی جاے -

(تشریح و تفسیر)

گذشته نمبر میں شان نزول بیان کیا جا چکا هے - مشرکین مکه کو اپنی تعمیر و تولیت مسجد پر نہایت غرور تها ' اور موسم حج میں حجاج کی خدمت اور انکو پانی پلانے کے کام پر نہایت نازاں تهے - انکا یه غرور باطل اور افساد فخریهاں تک بڑهگیا تها که ان کاموں کے مقابلے میں اور کسی عمل صالح اور عبادت الهی کو وقعت نہیں دیتے تهے ' اور بادام کے ایسے دانوں سے تیل نکالنا چاهتے تهے' جن میں چهلکے کے سوا اور کچهه نه تها - حضرة عباس ایمان لانے سے پہلے جب اسراء بدر میں آئے هیں اور حضرة امیر علیه السلام اور اُن میں گفتگو هوئی هے' تو گذشته نمبر میں تم پڑهچکے هو که اُنهوں نے قریش مکه کے اس فخر و غرور باطلانه کو کیسے ادعا اور تحدی کے لہجے میں ظاهر کیا تها ؟

پس پہلی آیت میں خدا تعالی نے اسکا رد کرتے هوے ان شرایط اربعهٔ ایمانیه کو بیان کیا ' جنکے بغیر تعمیر و تولیت مساجد کچهه مفید نہیں - اسکی تشریح هو چکی هے - اسکے بعد اس آیت میں زیاده صراحت کے ساتهه اُن دو کاموں کا ذکر کیا جن کا اُنهیں متمردانه و سرکشانه غرور تها ' یعنی سقایة حاج اور خدمت و تولیت مسجد - اسکے بعد نہایت موثر اور مسکت پیرایه میں اسکی نسبت سوال کیا اور اصلی و حقیقی اعمال صحیحهٔ و وسیلهٔ محبوبیهٔ الهی کو پیش کیا - پهر خود هی اپنے انداز مخصوص ربانی میں اسکا جواب دیا ' تا دماغ ضلالت اندیش سونچیں ' اور قلوب غفلت شعار متنبه هوں !

هذا توبیخ من الله تعالی لقوم افتخروا بالسقاية و سدانة البیت ' فاعلمهم جل ثناؤه ان الفخر فی الایمان با لله والیوم الاخر و الجهاد فی سبیله ' لا فی الذی افتخروا من السدانة و السقایة - (تفسیر ابن طبری - ۱۰ : ۶۷)

یه آیت الله کی طرف سے اُن لوگوں کیلیے زجر و توبیخ هے جو حجاج کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی پاسبانی پر فخر کرتے تهے - پس الله نے انکو خبر دی که یه دونوں فخر کی بات نہیں هے - اصلی فخر تو الله اور یوم آخرت پر ایمان رکهنے والوں ' اور الله کی راه میں جهاد کرنے والوں کے لیے هے "

امام (طبری) نے اسکے متعلق متعدد آثار صحابهٔ و تابعین رضوان الله علیهم نقل کیے هیں -

تیسری آیت کے ضمن میں جو کچهه لکها جاچکا هے ' اسکی اس آیت سے تائید و تشریح مزید هوتی هے - خدا تعالی نے دو شخصوں یا دو جماعتوں کو پیش کیا هے - ایک شخص حاجیوں کو پانی پلاتا هے اور مسجد کا متولی هے - دوسرا شخص الله اور روز آخرت پر ایمان لایا هے اور اسکی راه میں جهاد کرتا هے -

پهر فرمایا که الله کے نزدیک تو دونوں درجے میں برابر نہیں هوسکتے - کہاں محض تولیت مساجد و سقایة حاج ' اور کہاں مرتبهٔ مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین ؟ کہاں خدمتگذار مکان اور کہاں پرستار مکین ؟ کہاں وه ' جو اسکے گهر کی پاسبانی کا مدعی مگر خود اپنے دل کی پاسبانی سے غافل هے ' اور کہاں وه جس نے اپنے مسجد قلب کو عصیان نفس کی آلودگی سے پاک کیا اور اپنی قوتوں کو صرف اسکے گهر هی کیلیے نہیں ' بلکه خود اسکی راه میں قربان کردیا ؟ و هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(حقیقة جهاد)

" جهاد " جهد سے نکلا هے ' جسکے معنی سعی ' تعب ' کوشش ' اور اسی کام کے کرنے میں بمقابلهٔ دشمن صعوبات کے اُٹهانے کے هیں :

استفراغ الوسع فی مدافعة العدو ظاهراً و باطناً - (مفردات راغب اصفهانی)

دشمن کے حملے کے دفاع میں اپنی پوری طاقت سے کوشش کرنا ' خواه وه دشمن ظاهری حمله آور هو جیسے اعداء حق و صداقت و حکام ظالم و جابر ' یا باطنی جیسے نفس و مظاهر شیطانیه

پس الله کی صداقت اور عدل کی راه میں تکالیف و صعوبات کا اُٹهانا ' انتہائی سعی و کوشش کرنا ' اور ایثار و فدویت سے کام لینا ' ظاهراً بهی اور باطناً بهی ' " جهاد مقدس و اقدس " هے -

پهر یه خواه وطن کیلیے هو ' خواه قوم کیلیے - علم کي راه میں هو یا خدمت انسانیت کیلیے - زمین کے کسي خاص محدود حصے کي بهلائي کیلیے هو ' یا تمام دنیا کیلیے - هر حالت میں وه جهاد هے ' اور جس بخت بیدار کو اسکي توفیق ملے ' وه مجاهد في سبیل الله -

افسوس که " جهاد " کي حقیقت کي تشریح کا یه موقعه نهیں - متعدد مقالات (الهلال) میں نکل چکے هیں ' جن میں حقیقت جهاد کے بیان کرنے کي کوشش کي گئي هے ' اور کیا اچها هو اگر اس وقت قارین کرام کے پیش نظر رهیں - علي الخصوص وه مقالات جو (الهلال) کي گذشته جلدوں میں " عید اضحی ' اسوۂ ابراهیمي ' فاتحۂ جلد دوم ' امر بالمعروف " وغیره کے عنوانوں سے شائع هوچکے هیں -

اُن مضامین میں پوري تفصیل کے ساتهه یه امر واضح کرنے کي کوشش کي گئي هے که "جهاد" کو محض " قتال" کے معنوں میں لینا همارے بعض متاخرین مصنفین کي غلطي اور یورپ کے معترضین کي سخت ناداني هے - "جهاد" ایک لفظ عام هے اور خود قران کریم نے "جهاد" و " قتال" کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا هے - نیز احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروي - هر وه سعي و کوشش ' هر وه انتهائي جهد ' هر راه عمل کي سختي کي برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلا و مصائب کا تحمل ' جو حق کیلیے هو ' عدل کیلیے هو ' انسانیت کیلیے هو ' صداقت و حقیقت کي خاطر هو ' نیکي کے قیام اور بدیوں کے استیصال کي راه میں هو ' جو الله کي مرضي کے تابع ' اور جو شیطان رجیم کي آرزؤں کے مخالف هو ؛ در اصل جهاد في سبیل الله هے ' پهر خواه وه سیاسي هو یا اخلاقي ' اور تمهاري اصطلاح میں دیني هو یا تمدني -

(اسوۂ نبوت)

حضرة (نوح) علیه السلام نے اس راه میں پتهر کهاے اور کفر و عصیان سے بندگان الهي کو روکا - یه اصلاح اعتقادات و اعمال دینیه کا جهاد تها - حضرة (ابراهیم) نے کالدیا کے صنم کدوں سے ارض الهي کو پاک کیا اور کواکب پرستوں کو دعوة توحید دي - انهوں نے اِنکے جلانے کیلیے آگ سلگائي اور انکي هلاکت کے مشورے کیے - یه بهي جهاد في سبیل الله تها - حضرة (موسي) علیه السلام فراعنۂ مصر کي شخصي حکومت اور جابرانه غلامي کے قلع و قمع کیلیے آئے اور اپني قوم کو غیروں کي غلامي و محکومي سے نجات دلائي - یه ایک پورا پولٹیکل اور سیاسي جهاد تها - مگر یه بهي جهاد في سبیل الله تها !

حضرة (مسیح) بني اسرائیل کے گم شده اخلاق کي سراغ میں آے - ظالم یهودیوں نے انکے منهه پر تهوکا اور (پلا طوس) کے بے رحم سپاهیوں نے انکے سر پر کانٹوں کا تاج رکها ' تا وه صلیب پر لٹاے جائیں اور جو لکها هے ' وه پورا هو -

یه ایک اخلاقي جهاد تها ' اور اس اخلاقي مجاهد نے اس راه میں اپني عظیم قرباني کرکے في الحقیقت اسکي پوري تکمیل کر دي ' پس یه بهي جهاد في سبیل الله تها -

حضرت (ختم المرسلین) علیه الصلوة و السلام نے تمام عالم کي ضلالتوں اور تاریکیوں کو دور کرنا چاها اور اپني اور اپني جماعت مقدس کي زندگي اس راه میں صرف کردي - یه محض اصلاح اقوام و زمین کا کوئي خاص شعبه نه تها ' جسکو تم نے پالیٹکس ' تمدن ' اخلاق ' اور مذهب کے نام سے تقسیم کردیا هے ' بلکه انکي دعوة عام ' اور انکي اصلاح عالمگیر تهي - اُس دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جهاد ' هر اصلاح انساني اور دفع هر فساد ارضي کیلیے تها - صلی الله علیه و علی جمیع الا نبیاء و المرسلین ' و علی الهم و صحبهم اجمعین !

(والذین معهم)

یه تو اسوه هاے جلیلۂ نبویه هیں ' جنکو جهاد في سبیل الله کا نمونه بناکر بهیجا گیا - لیکن پهر ان سب کے ماتحت اور زیر ظلی ' صدیقین و شهدا ' اور صالحین و قانتین امت کے اعمال مجاهدانه ' و عزائم حق پرستانه هیں ' جنکے ان گنت اور بے شمار نمونے همارے سامنے موجود هیں -

انبیاء عظام کے اعمال دنیا میں کشت زار اصلاح کیلیے بمنزله تخم کے هوتے هیں اور انکے متعبین و مومنین کے اعمال الهیه بمنزلۂ اشجار و اثمار کے :

کزرع اخرج شطاه فازره ' فاستغلظ ' فاستوی علی سوقه یعجب الزراع ' لیغیظ بهم الکفار - (٢٩ : ٤٨)	" مثل اس کهیتي کے که اُس نے پہلے زمین سے اپني پهلي کونپل نکالي ' پهر اُس نے غذاے نباتي کو هوا اور مٹي سے جذب کرکے اُس کونپل کو قوي کیا ' پس وه بتدریج بڑهتي اور موٹي هوتي گئي - یهاں تک که کهیتي اپني کال پرسیدهي کهڑي هوگئي ' اور اپني سرسبزي و شادابي سے کسانوں کو خوشي بخشنے لگي - خدا نے یه ترقي اُنهیں اسلیے عطا کي ' تاکه کفار اس کو دیکهکر غصے میں جلیں"

پس جو مومنین مخلصین اپنے اعمال کي روشني آفتاب نبوت سے کسب کرتے هیں ' اور اپني قوتوں کو کسي نه کسي صورت میں حق و صداقت اور دفع فساد و ظلم کي راه میں وقف جهاد في سبیل الله کردینے کي توفیق پاتے هیں ' وه اس تخم دعوة کے برگ و بار هیں - خدا انکو انبیاؤ صدیقین کي معیت کا شرف عطا فرماتا هے اور انکے کاموں کو بهي اعمال نبوت کي طرح اپني مقبولیت کیلیے چن لیتا هے : و من یطع الله والرسول فاولائك مع الذین انعم الله علیهم من النبین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین ' و حسن اولائك رفیقا (٤ : ٧١)

(جهاد لساني)

حقیقت جهاد کي طرح جهاد في سبیل الله کے وسائل و ذرائع بهي عام هیں اور ان کو صرف تلوار هي کے قبضه کے اندر سمجهنا غلطي هے جهاد حق کي راه میں سعي و کوشش هے - خواه وه زبان سے هو ' خواه مال سے - خواه تلوار فاتحانه سے هو ' خواه خون مظلومیت سے - خدا کي سچائي اور انساني ظلم کے انسداد کي راه میں اپني قوی کا صرف کرنا ' کسي صورت اور کسي شکل میں هو ' داخل معني و حقیقت جهاد هے -

قرآن کریم میں هر جگه " جاهدوا باموالکم و انفسکم " آیا هے - یعني جهاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعه کرو - نفوس کے جهاد میں هر طرح کا ذریعۂ جهاد آ گیا - امام احمد ' ابو داؤد ' نسائي ' اور ابن حیان و غیر هم نے حضرة (انس) سے روایت کي هے که :

جاهدوا المشرکین باموالکم و انفسکم و السنتکم !	جهاد کرو اپنے مال سے ' اپني جان سے ' اور بذریعه اپني زبان کے !

اس سے ثابت هوا که جهاد نه صرف جان و مال ' بلکه زبان سے بهي هوتا هے -

في الحقیقت " جهاد لساني " اشرف ترین جهاد هے - اس سے مقصود هے بذریعه مواعظ و خطب ' اور بوسیلۂ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوة الهیه دینا ' ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع و قمع کرنا امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ' اور وه تمام اشاعت تعالیم

حقه اور نشر و اعلان حق و صداقت جو بذريعهٔ تقريروں ' عام جلسوں ' اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے -

میں نے اس جہاد کو اشرف و اعظم جہاد اسلیے کہا که في الحقيقت جہاد لساني هي تمام مجاهدات كي بنياد اور هر طرح كے جہاد كيليے وسيله و ذريعه هے - تم اپنے نفس شيطان كے مقابلے كيليے اٹھو ' يا شيطان ضلالت و ظلم و جبر كيليے - تم كو راه صداقت میں مال و متاع كي ضرورت هو ' يا جان و زندگي كي - تم كو انساني حكومتوں سے نكلے هوے غرور استبداد و استعباد كو وادي سينا كے مجاهد كي طرح توڑنا هو ' يا بد اخلاقي و نفساني ضلالت كو دور كرنے كيليے ناصره كے واعظ كي طرح اپني مظلومانه قرباني اور اپنے خون شهادت كي تلاش هو - تم موسي كي طرح دشمن كو شكست دينا چاهو ' يا مسيح كي طرح دشمن سے شكست كها كر فتح حاصل كرنا چاهو - غرضكه كسي قسم كے جہاد كيليے مستعد هو ' مگر سب سے پہلے تمھیں اُن زبانوں هي كي تلاش هوگي جو جہاد لساني كے ذريعه بندگان الهي كي غفلت دور كريں ' اُنكو خدا كا پيغام پہنچائيں ' انكے دلوں كے اندر محبت صداقت كي افسرده انگيٹھي كي آگ كو بهڑ كا ديں ' انكو تفكر و تدبر كي دعوت ديں ' انكو غفلت و اعراض كے نتائج سے ڈرائيں ' اور بالاخر خدا كي بخشي هوئي قوة تاثر اور معجزات حقانيت كي پيدا كي هوئي طاقت گويائي سے ايسي جانفروش جماعتيں پيدا كر ديں ' جو حق و صداقت كے عشق سے مضطرب اور جهاد في سبيل الله كے جوش سے ديوانه وار هوں ! !

دنيا میں اصلاح كے بيج نے هميشه سب سے پہلے " جہاد لساني " هي كي شاخ پيدا كي هے - اور يهي پہلي انيٹ هے ' جس پر بڑي بڑي عمارتيں بني هيں اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے هيں - تمام انبياء كرام اور رسل عظام جو اصلاح كي دعوة ليكر آئے ' انهوں نے اپنے الهي كار و بار كو وعظ هي سے شروع كيا ' هميشه وعظ هي كرتے رهے ' اور دنيا سے رخصت بهي هوے تو وعظ هي كرتے هوے - گويا اصلاح و دعوة ايک درخت هے ' جسكا بيج بهي وعظ هے ' جسكے ليے پاني بهي وعظ هے ' اور اخر میں جسكا پهل بهي وعظ هي هوتا هے !

(حضرة نوح) نے پتهروں كي بارش میں وعظ كها - (خليل الله) نے كالڈيا كے بت خانے كے پوجاريوں كے سامنے تقرير كي - (بني اسرائيل) كے نجات دهندے كو بهي اپنا كام اسي سے شروع كرنا پڑا اور اس نے فرعون كے تخت كے آگے اور فرعونيوں كي بهيڑ كے سامنے ' دونوں جگه وعظ هي كے حربهٔ الهي سے كام ليا -

وه (افتاب كنعاني) جس سے مصر كے قيد خانے میں اُجالا هوا ' وه بهي زندان مصائب كے اندر گويا هوا تو وعظ هي تها ' جو اُسكي زبان پر جاري هوا -

وه ' جو (ناصره) میں پيدا هوا ' (كفر نحوم) میں بسا ' اور جس نے (گليل) كي گليوں سے اپني مقدس منادي شروع كي - اُس نے بهي اپنا كام وعظ هي سے شروع كيا اور وعظ هي پر ختم كيا -

جب (يهوديه) كي آبادي اور (يردن) پار كي بهيڑ اسكے پيچهے هولي ' تو اُس نے كوه (زيتون) كي ايک چٹان پر سے اپني صدا بلند كي - اور پهر جب وه عيد (فطير) كے آخري دن اپنے شاگردوں كے ساتهه (فسح) كي روٹي توڑ رها تها ' جو اُسكے جهاد في سبيل الله كي آخري رات تهي ' تو اُس وقت بهي وه وعظ هي میں مصروف تها ! !

پهر سب سے آخر (اسلام) كي تحريک الهي كي ابتدائي تاريخ پر نظر ڈالو ' جو وعظ سے شروع هوئي اور وعظ هي پر ختم هوئي -

وه اصلاح انسانيت كا آخري ظهور اكبر ' جس نے موسى كي طرح حمله نہیں كيا ' اور مسيح سے زياده عرصے تک صبر كيا ' گو بدر كے كنارے اور اُحد كے دامن میں تلوار كا جواب تلوار سے دينے پر مجبور هوا ' تاهم اسكا اصلي حربه وعظ هي تها - اس نے تورات كے حامل كي طرح قتال خونين نہیں كيا بلكه هميشه جهاد لساني هي كو هر جهاد پر مقدم ركها - نوح كي طرح اسپر پتهر پهينكے گئے ' پر اُس نے نوح كي طرح بد دعا نہیں كي اور يه نہیں كہا كه :

رب لا تذر علي الارض	اے پروردگار ! اِن كافروں میں سے
من الكافرين ديارا !	كسي كو بهي زنده نه چهوڑ كه وه
(۷۱ : ۲۵)	زمين پر آباد نظر آے !

بلكه كہا تو يه كہا كه : " رب اهد قومي ' فانهم لا يعلمون " ! خدايا ! ميري قوم كي هدايت كر ' كيونكه وه نہیں جانتے !

خدا نے بهي اسكا سب سے بڑا وصف بتايا تو يهي بتايا كه وه اسكي آيتيں پڑهتا اور اسكے طرف سے اُسكے بندوں كو تعليم ديتا هے :

هو الذي بعث في الاميين رسولاً منهم ' يتلوا عليهم آياته و يزكيهم و يعلمهم الكتاب و الحكمة ' و ان كانوا من قبل لفي ضلال مبين ! (۶۲ : ۲)

پس زبان هي كا جهاد وه اشرف و اكمل جهاد هے ' جو حكم الهي كے ماتحت ' اُسكے برگزيده رسولوں كي اصلي سنت ' تمام مجاهدات حقه كا بنياد اولين و وسيله وحيد ' اور انساني نيكي و هدايت كا اصلي سرچشمه و منبع هے !

(عود الي المقصود)

پس فرمايا كه : " اجعلتم سقاية الحاج و عمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله و اليوم الاخر و جاهد في سبيل الله ؟ "

آيا تم نے حاجيوں كے پاني پلانے اور مسجد كي تعمير و توليت كے كام كو اُس شخص كے كاموں جيسا سمجهه ركها هے ' جو الله اور يوم آخرت پر ايمان لانا اور اسكي راه میں جهاد كرتا هے ؟

مشركين مكه كو توليت مسجد پر ناز تها ' مگر الله كا رسول اور اسكے ساتهي ايمان بالله اور جهاد في سبيل الله میں مصروف تهے - خدا نے كہا كه دونوں هرگز هرگز برابر نہیں هوسكتے -

اس آيت میں پہلے ايمان بالله و اليوم الاخره كو فرمايا كه في الحقيقت تمام انساني نيكيوں كي جڑ هے ' اور كوئي انساني شرف ايسا نہیں جسكي شاخ اسي جڑ سے نه نكلتي هو - اسكے بعد جهاد كا تذكره كيا اور جهاد میں هر قسم كا جهاد داخل هے -

يه بالكل ايک واضح بات تهي - اسي ليے انسان كي قدرتي دانائي كے اعتماد پر اسكے ليے صرف سوال كا كر دينا هي كافي تها - دليل كي حاجت نه تهي ' اور يه قرآن كريم كا انداز مخصوص هے - هر شخص جانتا هے كه مكان كي محبت مكين كي وجه سے هوتي هے اور اينٹ چونے كے اندر كوئي پر اسرار تقديس نہیں هے - اگر ايک شخص خدا كي راه میں اپني قوتوں كو قربان كر رها هے ' تو اسكے مقابلے میں اُس شخص كي كيا حيثيت هوسكتي هے جو صرف اسكے گهر كي پاسباني كا مدعى هے ؟

ان اشارات كے بعد ضروري هے كه اس آيت كے بعض نتائج مهمه كي طرف متوجه هوں -

(نتائج بحث)

(۱) اب تم ذرا آجكل كے متوليوں ' پيش اماموں ' اور اُن انجمنوں كو ديكهو جنكے زير انتظام كوئي مسجد هے يا مسجد كے اوقاف هيں - انكے اُس فخر و غرور باطل كو ديكهو ' جس كا نشه هميشه

انهیں سرگراں رکھتا ھے ' اور انکے اُن اعمال مشرکانه و عصیاں شعارانه کا احتساب کرو ' جنکو وہ با وجود کوشش کے خدا کی طرح اُسکے بندوں سے بھی نہیں چھپا سکتے ۔

دیکھو ! وہ کیسے شریر اور کیسے سرکش ھیں ؟ انکا غرور کس درجه مغروران قریش کے کافرانه غرور سے اشبه ھے ' جنکے حق میں یه آیت نازل ھوئی تھی ؟ ٹھیک ٹھیک مثل انکے یه بھی مساجد کی تولیت اور اسکے ممبروں کے موروثی قبضے پر نازاں ھیں' اور کہتے ھیں که یه تو ھمارے گھر ھیں ' جنکے اندر سب کچھه کرنے کا ھمیں اختیار حاصل ھے - خواہ ھم اُسے مشرکین مکه کی طرح بتوں کی پوجا کا گھر بنا دیں' خواہ غیروں کی تعظیم و تعبد کیلیے اسکے صحن میں فرش و قالین بچھائیں - خواہ اُس محراب عبادت کے نیچے ' جہاں الله کے اگے جبین نیاز جھکائی جاتی ھے ' غیروں کی تعریف و ثنا اور تسبیح و تہلیل کی صدائیں بلند کریں - خواہ اُس ممنبر پر چڑھکر ' جو صرف ذکر و تحمید الہی و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیلیے ھے ' غیروں کے حکموں کا اعلان کریں ; قاتلهم الله ' انی یوفکون !

(۲) وہ اُن بندگان الہی کے دشمن ھیں ' جنہوں نے الله اور یوم آخرت پر ایمان و یقین کرکے ' خدا کے سوا دوسروں کا خوف اپنے دل سے نکال دیا ھے ' اور جنکو خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر ' اور وعظ و ھدایت مومنین و قلمع و قمع فساد و عدوان کافرین کی توفیق دی ھے ' اور جو اسکی راہ میں " جہاد مقدس لسانی " کی سنت انبیا و صدیقین کو زندہ کرنا چاھتے ھیں - حالانکه جن مسجدوں کی تولیت و امامت کا انہیں غرور ھے ' انکا خدا تو کہتا ھے که سب سے بڑی نیکی ایمان بالله ' اور سب سے بڑا عمل جہاد فی سبیل الله ھے - مسجدوں کی تولیت کا فخر باطل ' اور اسکا ادعاء القاء شیطانی سے زیادہ نہیں - پھر انہیں کیا ھوگیا ھے که جس چیز کو خدا باطل کہتا ھے ' اسکا غرور کرتے ھیں' اور جنکو خدا پیار کرتا ھے ' انکے دشمن ھوگئے ھیں ؟

(۳) جہاد کی حقیقت سے تم پر واضح ھوگیا ھوگا که اشرف و اعلی جہاد ' جہاد لسان و قلم ھے که بنیاد جمیع مجاھدات مقدسه کی یہی ھے - اور ظلم و جبر کا استیصال ' اور حقوق انسانیت و مسلمین کا مطالبه جہاد فی سبیل الله میں داخل - پس یه جو کہتے ھیں که مسجدوں میں وعظ و خطبات کو روکدو ' کیونکه وہ " سیاسی " ھیں ' تو اسکا صاف مطلب یه ھے که وہ جہاد فی سبیل الله کو روکنا چاھتے ھیں' اور سیاست کے نام سے حفظ حقوق مسلمین و دفع ظلم و جبر کی سعی مراد لیتے ھیں - پھر مجھے ان لوگوں کو یاد کرنے کیلیے کوئی موزوں لقب بتلاؤ جو جہاد فی سبیل الله والحق کے مانع اور احکام قرانیه پر اپنے اراء شیطانیه کو ترجیح دینے والے ھیں ؟ میں اگر انکو کفر پرست کہوں تو تم کہوگے که یه ایمان و کفر کی بحث ھے - میں اگر انکو مشرک کہوں تو تم پکاروگے که یه بہت ھی بڑی جسارت ھے - ھاں یه جسارت ھے' لیکن جن ظالموں نے الله کے آگے جسارت کی ھے ' کیوں نه ھم بھی انکے لیے جسارت کریں ؟ وہ نه مومن ھیں نه مسلم - انکا حال یه ھے جو کہا گیا : نومن ببعض و نکفر ببعض ' و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا -

ان لوگوں کی اصطلاح میں جس چیز کو سیاست او ر پالیٹکس کہتے ھیں ' اسلام کے نزدیک عین دین و مذھب ھے ' او ر جہاد فی سبیل الله میں داخل - کما سیاتی انشاء الله - پس جہاد فی سبیل الله کیلیے مساجد سے بڑھکر اور کونسی جگه بہتر ھوسکتی ھے ؟

اقتراعیات

(سفرجست عورتین)

عورت یورپ میں بہت دنوں تک مظلوم رھی ھے اور اب بھی ھے - وہ شادی سے پہلے باپ کی اور شادی کے بعد شوھر کی ملک ھے - وہ نام کا بھی حق نہیں رکھتی که شادی سے پہلے وہ باپ کے نام میں اور شادی کے بعد شوھر کے نام میں مدغم ھوجاتی ھے' وہ مالی معامله اپنے نام سے نہیں کرسکتی ' وہ کوئی جائداد اپنے نام سے نہیں خرید سکتی ' وہ موروثی جائداد میں بھی کوئی مداخلت شوھر کے سامنے نہیں کرسکتی -

نصرانیت جو یورپ کا اسمی مذھب ھے' افسوس که وہ بھی ان معاملات میں اس طبقۂ ضعیف کی دست گیری نہیں کرتا ' کیونکه اوسکے صحیفۂ الہیه میں " لهن مثل الذی علیهن " (قرآن حکیم) کی آیت نہیں ھے -

اب جبکه ھر طبقه اپنی حریت و آزادی کے لیے سرگرم راہ سعی و طلب ھے ' انگلینڈ کی نصرانی عورتیں بھی اُٹھی ھیں که مردوں سے اپنے حقوق مغصوبه واپس لیں ' جس طرح ان کی بعض بہنیں امریکا وغیرہ بعض ممالک میں کچھه حقوق واپس لے چکی ھیں - ان کے دعاوی و مطالب حسب ذیل ھیں :

(۱) مساوات سیاسی Political Eguality یعنی پارلیمنٹ ' میئر سپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی و انتخاب -

(۲) حریت مالی و شخصی Economic & Persanal یعنی وہ اپنے مال و جائداد میں اپنی زندگی کی جس روش کے لیے جس قسم کا تصرف چاھیں' کرسکیں -

(۳) حریت دماغی Intellecheal مرد جس طرح اپنی ترقی و ارتقا کے لیے مختلف دماغی راستے تلاش کرتے ھیں اور اسکے لیے جو وسائل و تدابیر اختیار کرتے ھیں' حق ھے که عورتیں بھی اُن سے محروم نہوں -

ان مطالب کے حصول کے لیے انگلینڈ کی عورتیں ایک مدت سے جانفشاں ھیں ' اور سعی مقصد میں کسی خطرے کی پرواہ نہیں کرتیں - کامیابی کی راہ انگلینڈ کی عورتیں وہ سمجھگئی ھیں جنکو ھندوستان کے مرد اب تک نہیں سمجھتے -

مسز پنکھرسٹ حقوق طلب عورتوں کی لیڈر یعنی " سیدۃ الاقتراعیات " ھیں - ۳ - اپریل سنه ۱۹۱۳ع کو اونہوں نے اولڈبیلی کے اجلاس میں بکمال حریت و استقلال کہا:

" خواہ کتنے ھی دنوں کی سزا ملے ' مجھے اس کی پروا نہیں' میں اپنے ارادے سے کبھی باز نه آؤنگی ' میں جس وقت یہاں سے قید خانے جاؤنگی ' اوس وقت سے کھانا چھوڑ دونگی - اس حالت میں اگر مرگئی تو بہتر ھے ' ورنه اگر بچ کر نکلی تو اپنے حقوق کے لیے پھر مصروف پیکار ھو جاؤنگی " -

آجکی اشاعت کے ساتھه ایک مرقع شائع کیا جاتا ھے - جس سے اقتراعی تحریک کی زور و قوت کا اندازہ ھوگا - وزارء انگلستان علی الخصوص مسٹر ایسکوئتھه کے ساتھه اس تحریک کا جو سلوک رھا ھے ' اسکو اخباروں میں آپ پڑھچکے ھیں - اس مرقع میں پہلی تصویر اس اقتراعیه کی ھے جس نے پچھلے دنوں ملک معظم کے گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں پکڑ لیا تھا - اسکے بعد دو تصویریں ان دو مشہور عمارتوں کی ھیں ' جنکو آگ لگا کر عورتوں نے جلا دیا اور کئی لاکھه پونڈ کا نقصان عظیم ھوا !

مقالات

ان في ذالک لایات لقوم یوقنون !

آیرلینڈ ہوم رول بل

(۲)

لیکن آیر لینڈ کے لیے یہ اطمینان دیر پا نہ رہا - سنہ ۱۳۱۸ میں انگلینڈ کی فوج نے اڈورڈ بروس کو سخت مزاحمت دی ' اور آخر اسی معرکہ میں وہ کام آیا - لیکن اس فتح سے جو انگلینڈ کو میدان جنگ میں ہوئی ' ایوان صلح کے اندر کوئی کامیابی نہ ہوئی - آیرلینڈ بدستور مرجع اضطراب و مسکن شورش و التہاب رہا -

بلکہ انگلینڈ کے مصائب و مشکلات کی گرہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگئی ' یعنی نارمن اور آیرش اجناس باہمی مصالحت و مزاوجت سے ایک متحد النسل ' متحد اللسان ' اور متحد الارادہ قوم بن گئی ' جس نے اپنی متفرق قوت کو وطن عزیز کی محافظت و مدافعت کے لیے مجتمع کر لیا -

سنہ ۱۳۴۱ - میں اس عقدہ کے حل کے لیے انگلینڈ نے ایک اور تدبیر کی جو اوس کے ترکش سیاست کا اب بھی آخری تیر ہے ' یعنی اڈورڈ ثالث نے ایک فرمان جاری کیا جس کا مضمون یہ تھا :

" آیر لینڈ کے تمام مناصب اور عہدے صرف اہل ملک اور ان انگریزوں کے لیے مخصوص رہینگے جنھوں نے آیرش قومیت بذریعہ مزاوجت قبول کرلی ہے "

اس فرمان عطاے حقوق نے ملک میں ایک سیاسی سکون پیدا کر دیا ' لیکن دوسری طرف اجتماعی و اقتصادی حالات کی سطح مطمئن میں ایک دوسری جنبش بھی نمودار ہوگئی ' یعنی انگریز کسب حقوق ملکی کے لیے نہایت کثرت سے آیرش قومیت میں داخل ہونے لگے - اس تحریک سے آیر لینڈ اور انگلینڈ ' دونوں کو نقصان پہونچا - اول کو اقتصادی و اجتماعی ' اور دوسرے کو سیاسی ' اس لیے دونوں گھبرا اٹھے ' یہاں تک کہ سنہ ۱۳۶۸ میں شہزادہ (لائنل) کی زیر نظارت اس کو ملک کے لیے خیانت کبری قرار دیا گیا -

اسی چودھویں صدی کے اواخر میں (رچرڈ ثانی) شاہ انگلینڈ نے آهستگی ' سکون ' اور اطمینان کی جگہ ' زور اور قوت سے ملک میں سکون و اطمینان پیدا کرنا چاہا ' لیکن کون نہیں جانتا کہ جو پانی پر حکومت کرنا چاہتا ہے ' وہ آهستگی و سکون سے اوسکی سطح متحرک کی جنبش باطل کرسکتا ہے ' پر زور آزمائی و قوت نمائی دریا کی لہروں کو اور زیادہ شدید الحرکۃ اور خوفناک بنا دیگی !

(رچرڈ) اور اوسکا جانشین ' دونوں لڑے لیکن نا کامیاب رہے - (اڈورڈ رابع) نے ایک قاعدہ جاری کیا کہ بغیر کسی معزز انگریز کی معیت کے جو شخص آیر لینڈ میں جانے یا وہاں سے آنے کی کوشش کریگا ' مقتول ہوگا - هنری سابع نے تسکین فتن کے لیے بندش استبداد کو اور زیادہ سخت کیا - اوسنے قرار دیا کہ نہ تو کوئی ملکی مجلس بغیر اذن حکومت انگلینڈ منعقد ہوگی ' اور نہ اوسکا کوئی قانون بغیر تصدیق انگلینڈ نافذ ہوگا - سنہ ۱۴۹۵ میں سر اڈورڈ (پوئینگس) نے جو انگلینڈ کی طرف سے آیر لینڈ کا گورنر جنرل تھا ' آیرلینڈ کی مجلس وطنی کے اختیارات و احکام کو لغو قرار دیا تا آنکہ انگلینڈ کی پارلیمنٹ اونکی تصدیق نہ کر دے -

(اصلاح مسیحیت کی تاسیس)

اب تک ان دونوں ممالک کے درمیان صرف قومی اور سیاسی اختلافات تھے ' اب وہ زمانہ آگیا جب (لیوتھر) نے نائب سینٹ پطرس کے اس اختیار کا انکار کیا کہ " جو تم زمین پر باندھوگے وہی آسمان پر باندھا جائے گا ' اور جو زمین پر کھول گے ' وہی آسمان پر کھولا جاے گا " اور ایک جدید فرقہ کی بنیاد ڈالی ' جو اب "پروٹسٹنٹ " کے نام سے مشہور ہے اور موجودہ مسیحیت و تمدن کی تاریخ کا ایک نہایت اہم مگر نہایت تفصیل طلب حصہ ہے -

(انگلینڈ و آئر لینڈ میں مذہبی اختلافات)

(بعض ضمنی مباحث نصرانیت)

اس وقت یورپ کی اکثر حکومتیں بحالت تغیر و انقلاب تھیں - ترک مسلمانوں کی سیاسی قوت ' دین اسلام کی سادگی ' اور تعلیم توحید کی حقیقت سے روز بروز یورپ متاثر ہوتا رہا - بالاخر (لیوتھر) نے ان اثرات کو قبول کیا اور اوسکی عام دعوت دی ' سلاطین و ملوک یورپ ' پوپ کی مداخلت سے گھبرا اٹھے تھے ' انھوں نے لیوتھر کی کے سایۂ پناہ کو غنیمت سمجھا -

(لیوتھر) کی اصلاح کی تاریخ میں یہ یاد رکھنا چاهیے کہ اسکو سب سے بڑا الزام مسلمان ہونے کا دیا گیا تھا - نیز کہا جاتا تھا کہ اس نے قران کریم کا ایک قدیمی لاطینی ترجمہ کسی محفوظ خانقاہ کے مخفی حجروں میں رهکر پڑھا ہے اور اُسی کا اثر تھا ' جو اسکی دعوت کی صورت میں ظاهر ہوا - (چمبرس انسائیکلو پیڈیا) میں اسکی پوری تفصیل ہے اور (برٹانیکا) میں اسکی طرف اشارہ کیا ہے - انشاء اللہ ایک مستقل مضمون لیوتھر کی اصلاح کے متعلق لکھا جائیگا ' جس سے معلوم ہوگا کہ اسلام کی دعوت بالاخر کن کن صورتوں اور بھیسوں میں اپنا کام کرتی رہی ' اور جن لوگوں نے آسے قبول نہیں کیا تھا ' انھیں پھر دوسری صورت میں اسے قبول کرنا پڑا -

انگلینڈ میں اس وقت (هنری ثامن) بادشاہ تھا ' جس کو متعدد امور میں پوپ سے مخالفت ہوگئی تھی اُن میں سے ایک امر یہہ بھی تھا کہ اسکی متعدد بیویاں تھیں -

(تعدد ازدواج) گو اصول نصرانیہ کی رو سے صحیح ہے ' لیکن رومن کیتھولک مذهب میں قدیم ملکی و قومی رسوم کی بنا پر ناجائز تھا ' پوپ نے (هنری) کے اس فعل کو ناجائز قرار دیا ' لیکن وہ باز نہ آیا ' اور لیوتھر کے دامن میں آکر پناہ لی ' جہاں اسکو تعدد اِزدواج پر کوئی تنبیهہ نہیں کی گئی -

ان واقعات سے متعدد نتائج ضمناً ظاهر ہوتے ہیں :

(ا) مذهب پروٹسٹنٹ اپنے وجود میں اسلام کا ممنون هے -

(ب) مذهب پروٹسٹنٹ کے نشو و ظہور کے وجوہ و اسباب سیاسیه و اجتماعیه هیں -

(ج) تعدد ازدواج اصول نصرانیة کی رو سے جائز هے کیونکه تورات میں یهه اجازت موجود ' انجیل میں اسکا ذکر متروک ' ایک بادشاه نصرانی کا اسپر عمل ' اور مدعی اصلاح جدید و رئیس و موسس فرقه پروٹسٹنٹ کا سکوت !! پھر اسکے بعد اور کیا ثبوت چاهیے ؟

بهرحال یه اسباب تھے جن کی بنا پر هنری شاه انگلینڈ پروٹسٹنٹ فرقه کی حمایت پر آماده هوگیا - انگریزی قوم جو آزادی کی فطری طالب اور حریت کی طبعی طلبگار تھی ' اس جدید مذهب کی تقلید و قبول کے لیے اپنی هر شے نثار کرنے لگی -

(هنری اور الزیبتهه)

اس تغیر و انقلاب دینی نے اوس خلیج کو جو انگلینڈ و آیرلینڈ کی دو قوموں کے درمیان حائل تھی ' اور زیاده عمیق و وسیع کردیا ' سنه ۱۵۳۷ میں ڈبلن پایه تخت آیرلینڈ میں ایک انگریزی دربار منعقد هوا ' جس نے یه فرمان سنایا که آج سے بابائے روما (پوپ) کی جگه شاه انگلینڈ خود ملک کے کلیسا کا مالک هے - آیرلینڈ کو آج سے کوئی حق نهیں که وه پوپ سے کسی امر میں بھی مکاتبت و مراسلت کرے - نیز آج جو شخص شاه انگلینڈ کی اطاعت کا حلف نهیں اٹھائیگا ' خیانت کا مجرم اور باغی قرار دیا جائے گا -

اس کے بعد هنری نے شاه آیرلینڈ کا لقب اختیار کیا ' حالانکه باقاعده اور منظم حکومت اوسکی اب تک صرف جزیرے کے ایک چھوٹے سے حصے هی میں محصور تھی !

یه احکام زمین کے ایسے قطعے میں جو وطن ' قومیت ' زبان ' اور اب مذهب میں بھی بالکل مختلف تھا ' هر شخص سمجھه سکتا هے که کتنے حوادث مختلفه اور کیسے کیسے مصائب گوناگوں کے باعث هوئے هونگے ؟ تاهم هنری چونکه ایک قسی القلب ' ظلم پیشه ' اور جابر الحکم بادشاه تھا ' اسلیے فتنے نے زیاده سر اٹھانے کی فوری مهلت نه پائی -

ملکه (الزیبتهه) کے عهد حکومت میں جبکه زمام حکومت ایک عیش پسند ' ناز آفریں ' لیکن مغرور و متکبر ملکه کے هاتهه میں تھا ' جو استیلائے ممالک پر بھی اوسی قدر قدرت رکھتی تھی ' جس قدر فتح قلوب پر ' جسکا دربار بهادروں سے بھی اوسی قدر پر رهتا تھا ' جس قدر عشاق سے ؛ کیتھولک فرقے نے پروٹسٹنٹ پر نهایت خوں ریز ' وحشیانه ' اور خوفناک مظالم کیے ' لیکن جو محبت کے عنصر سے بنی تھی وه عداوت کیونکر کرسکتی تھی ؟ بالاخر نتیجه یه هوا که مظالم میں اشتداد اور عداوت و انتقام میں ازدیاد هوتا رها -

الزیبتهه هندوستان کے (اکبر اعظم) ایران کے (عباس صفوی) اور ٹرکی کے (سلیمان قانونی) کی همعصر تھی - اور ترقی ممالک و امن و نظم میں بھی اپنے ان مشرقی معاصرین کی طرح اسکا عهد شاندار اور ممتاز تھا -

الزیبتهه نے آیرلینڈ کی تسکین و تامین کے لیے دو تدبیریں کیں ' ایک طرف تو ایک جنرل کو آیرلینڈ کی تسخیر کامل کے لیے روانه کیا - دوسری طرف برطانی انگریزوں کی تعداد کثیر کو آیرلینڈ میں مستقل اقامت کا حکم دیا - انهوں نے " السٹر " کا صوبه اپنے لیے منتخب کیا ' تاکه ملک کے اندر انگلینڈ کی طرف سے ایک شدید و باسل قوت همیشه موجود رهے -

یهی " السٹر " هے جو آج (هوم رول بل) کی وجه سے معرکه کا محشر خیز بنا هوا هے -

لیکن با وجود کثرت فتوحات و کثرت تعداد ' اهل برطانیه اور نسل آیرلینڈ اپنے جهد و جهاد سے باز نه آئی - الزیبتهه کے آخریں پندره سالوںکے اندر آیرلینڈ و برطانیه کی تلواریں همیشه نیام سے باهر رهیں ' لیکن دونوں کے مقاصد ایک دوسرے سے متضاد تھے - ایک اپنی حریت و استقلال کے لیے سر فروش تھا ' دوسرا غلبۂ و استیلا اور جبر و قهر کے لیے بے قرار - دیو باطل فرشتۂ حق سے دست و گریباں تھا ' اور طوق غلامی حریت و استقلال کی گردن میں زبر دستی حلقۂ گلو بننا چاهتی تھی -

شرارۂ جنگ خوفناک حد تک مشتعل هوگیا - طرفین کے خسائر و نقصانات کا اندازه ۳۰ - لاکهه پونڈ ' اور ۲ - لاکهه جانوں سے کیا جاتا هے !!

سنه ۱۵۵۸ - میں سرجان (پیروٹ) نے ' جو انگلینڈ کی طرف سے آیرلینڈ کا حاکم تھا ' ایک دربار منعقد کیا ' جس میں روٴساے آیرلینڈ و برطانیه شریک تھے -

(جیمس) اول نے بھی الزیبتهه کی روش سیاست کو ملحوظ رکھا اور بدستور آیرلینڈ کے صوبه السٹر میں آباد هونے کیلیے پروٹسٹنٹ برطانی خاندان مسلسل آتے رهے -

(قرون خونیں)

سنه ۱۶۴۱ ع میں جبکه انگلینڈ دستوری حکومت کی کوششوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھا ' اور امرا کے سلب قدرت ' جمهور کی حریة و احترام حقوق ' اور نائبین ملک کے توسیع اختیارات کے لیے بادشاه اور امرا سے لڑ رها تھا ' تو آئرلینڈ نے بھی عزم کیا که جس چیز کو انگلینڈ اپنے بادشاه اور امرا سے مانگ رها هے ' وه انگلینڈ سے اپنے لیے بھی طلب کرے -

صلح و آشتی سے کبھی بھی یه متاع نهیں ملی جیسا که دنیا کی تاریخ بتلا رهی هے ' پس دونوں نے اپنے اپنے حریفوں کے مقابلے میں تلوار کھینچ لی - انگلینڈ نے نائب شاه کا سر اتار لیا ' اور آیرلینڈ نے لاکھوں برطانی انگریزوں کو جسم بے سر کردیا - آیرلینڈ کا صوبه " السٹر " جو پروٹسٹنٹ اور برطانی انگریزوں کا مسکن تھا ' رومن یعنی اهل آیرلینڈ کے غیظ و غضب اور انتقام و قهر کی بجلی وهاں گری ' اور برطانی آبادی کا خرمن خاکستر هوکر رهگیا - صرف چند دنوں کے اندر پچاس هزار انگریز اس شورش میں طعمۂ اجل هوے تھے !!

بچوں اور عورتوں پر کوئی رحم نهیں کیا گیا ' مردوں کو صرف تلوار اور گولی هی سے نهیں ' بلکه آگ ' پانی ' بھوک ' اور سردی سے هلاک کیا گیا - شوهر بیبیوں کے رو برو ' اور بچے ماؤں کے سامنے قتل هوے - لڑکیاں اور تمام عورتیں بے حرمت کی گئیں - غرضکه وحشت وسبعیت ' درندگی و سفاکی کا کوئی ایسا حربۂ جهنمی نه تھا ' جو استعمال نه هوا هو -

(اتحاد و استقلال)

اس جوش انتقام سے فارغ هوکر آیرلینڈ نے جو زیاده تر کیتھولک تھا ' حلف اٹھایا که عقائد و مقاصد فرقۂ کیتھولک کی محافظت ومدافعت کے لیے اپنے خون کا آخریں قطره تک نثار کرنے کیلیے طیار هے -

ایک سال کی شورش کے بعد سنه ۱۶۴۲ - میں آیرلینڈ کی ایک مجلس ملکی مجتمع هوئی - سن مذکوره کی ۲۳ - اکتوبر کو

تمام اهل ملک میں ایک عام اتحاد قائم هوگیا ‘ جس کا نام تاریخ قررن اخیرۂ انگلستان میں اتحاد کیل کینی Kil Kenuy (۱) ہے -

ایک مجلس انتظامی منتخب هوئی جس نے زمام حکومت اپنے هاتهوں میں لے لیا - مجلس کے ۲۴ ممبر تهے ‘ جنمیں پانچ مذهبی عهده دار اور باقی عام ملکی اشخاص تهے -

مجلس نے استقلال آیر لینڈ کا اعلان کیا ‘ ایک حکومت موقته کی بنیاد ڈالی ‘ محکمے قائم کیے ‘ سکے مضروب هوے ‘ اعلی عهده دار متعین کیئے گئے ‘ اور اسطرح آیر لینڈ کو وہ گم شدہ آزادی مل گئی ‘ جس کا ایک مدت سے وہ متلاشی تها -

(اغتشاش و قتل و سلب)

انگلینڈ جو اس وقت خود دستوری و استبدادی حکومتوں کی کش مکش میں مبتلا تها ‘ اسی فوجی عمل کے بالکل نا قابل تها ‘ اس لیے اوس نے اُس بے امان هتیارسے کام لیا ‘ جو آج بهی ایک یوروپین حکومت کا بہترین اور محفوظ ترین حربہ ہے - یعنی سیاست تفریق ‘ و نشر عداوت ‘ و ترغیب خائنین ‘ و تالیف منافقین وطن -

آیر لینڈ کا نظام عمل پراگندہ اور شیرازۂ حکومت منتشر هوگیا -

سنه ۱۶۴۹ - میں وہ عهد آگیا جب مشهور (کرامویل) نامی ایک سپاهی حمایت حریت کے نام سے تخت انگلینڈ کا مالک هوا ‘ اور ملک ایک موروثی بادشاہ کے پنجے سے چهوٹ کر ایک ذاتی بادشاہ کے پنجے میں آگیا - (کرامویل) ایک شجاع ‘ اور راسخ العزم انسان تها - اوس نے آیر لینڈ کے موجودہ ضعف سے فائدہ اٹهایا ‘ ایک ایک کرکے ووهی آیر لینڈ کے تمام قلعہ مسخر کرلیے ‘ اور تمام جزیرہ میں ایک عام سیاسی سکون پیدا هوگیا - آیر لینڈ کی تاریخ میں یہ پهلا دن تها ‘ جب انگلینڈ ‘ تمام جزیرہ کا کا ملاً بلا اشتراک اپنے کو مالک کہہ سکتا تها -

لیکن اب بهی مشکلات کا خاتمه نہ هوا ‘ اور نہ درحقیقت کبهی اسی غیر وطنی حکومت کی مشکلات کا خاتمه هو سکتا ہے -

سنه ۱۶۸۸ - میں ایک نئی شورش آیر لینڈ میں رو نما هوئی - (جمیس دوم) نے جو انگلستان کے تخت کے لیے کوشاں تها ‘ انگلینڈ سے نا کامیاب هوکر آیر لینڈ کی طرف رخ کیا - آیرش قوم نے جوش و خروش اور عزو احتشام کے ساتهہ اوس کا استقبال کیا ‘ اور ایک جرار سپاہ آیرش اور فرنچ افسروں کے تحت قیادت اوس کی اعانت و حمایت کے لیے آمادہ هوگئی - دراصل اس پردے میں خود آیر لینڈ کی اعانت و حمایت ملحوظ تهی -

لیکن (ولیم آف اورنگ) جو برطانی سپاہ کا قائد تها ‘ اوس نے سنه ۱۶۹۰ - میں اس حسن تدبیر سے جنگ شروع کی کہ آیر لینڈ کی استقلال طلب فوج بالکل ناکام رهی - اور ۱۲ - جولائی سنه ۱۶۹۱ - میں نهایت سخت هزیمت اُٹها کر ‘ بالاخر ۳ اکتوبر سنه ۱۶۹۲ میں سوا برس کی مدافعت کے بعد ‘ چند شرائط پر سب نے هتیار ڈال دیے -

انگریزی قوم نے فتح کے بعد اپنے اخلاق کی کوئی عمدہ مثال نهیں پیش کی - شرایط صلح جو یورپ کی رسم و عمل کے مطابق توڑنے هی کی چیز ہے ‘ توڑ دیے گیے ‘ نا فرمانی و سرکشی کا آیر لینڈ سے پورا معاوضہ لیا گیا ‘ اونکی جائدادیں ضبط کرلی گئیں ‘ مظالم کا ایک سلسلۂ مہیب شروع هوگیا ‘ تمام خاندان تباہ هوگئے ‘ لوگ بهاگ بهاگ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے - جن کے پاس پاے رفتار نہ تهے ‘ وہ ظلم و ستم کی زنجیریں پهننے پر مجبور کیے گئے - غرضکہ متصل و مسلسل ۱۰۰ - برس تک ‘ مظلوم و مغلوک انسان ‘ منهدم ایوان و عمارات ‘ اور خشک و بے رونق میدانوں کے سوا ائرلینڈ میں اور کچهہ باقی نہ رها تها ‘ آئرش اور کیتهولک هونا ‘ اس قطعۂ ارض میں سب سے بڑا جرم انسانی تها -

اٹهارهویں صدی کے قوانین سیاست میں اس جرم کے مرتکب کے لیے هر قسم کی سزا جائز تهی - اوسے خود اپنے ملک و وطن میں کوئی حق حاصل نہ تها ‘ وہ اعلی عهدوں کا مستحق نہ تها ‘ وہ فوج میں بهی نوکر نهیں هوسکتا تها ‘ وہ کوئی هتیار اپنے پاس نهیں رکهہ سکتا تها ‘ وہ عام حقوق ملکی سے متمتع هونے کا بهی حقدار نہ تها ‘ عجب نهیں کہ ان میں سے اکثر باتوں کو پڑهکر ایک هند نژاد متعجب نہ هو ‘ کیونکہ وہ ایک مدت سے ان تمام باتوں کا عادی هوگیا ہے ‘ اور اسلیے اسے شکایت نهیں ‘ لیکن اس شدت درد محرومی کی تکلیف اس دل سے پوچهو ‘ جسکا احساس ابهی مفقود نهیں هوا ‘ اور جسکی قومیت ابهی جسم میت نهیں هوگئی ہے !!

....

اعانۂ مسجد کانپور

کا ایک مصرف

میں ایک اهم قومی مسئلہ کے طرف آپکی توجه مبذول کراتا هوں - امسال حج میں مسلمانوں کو اسوقت تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے - اور سال آیندہ سے جو مصیبتیں آنیوالی هیں ‘ انکا خیال کرتے هوے ‘ اور نیز حجاج کو جن مصائب اور تکالیف کا سامنا ایام حج میں کرنا پڑتا ہے ‘ انکا لحاظ رکهتے هوے مناسب ہے کہ هم ایک کمپنی قومی سرمایہ سے قایم کریں جو حاجیوں کے لیے جهاز بهم پهنچا دے ‘ اور انکی هر طرحکی عافیت کا خیال رکهے - اسوقت موقع حاصل ہے اور وقت ہے کہ هم اس اهم کام کو کرلیں - روپیہ کی بهی معقول رقم اسوقت مسلمان جمع کر سکتے هیں - عید اضحی کا زمانہ قریب ہے اور موقع ہے کہ اِس اجتماع سے فائدہ اُٹهایا جاے -

کانپور کے فنڈ میں ایک لاکهہ روپیہ تقریبا محفوظ هوگا :- (اُن چندوں کو ملا کر جو اسوقت متفرق شهروں میں لوگوں کے پاس جمع ہے) میرے خیال میں مناسب هوگا کہ اس رقم کو بهی اِسی نیک مصرف میں لگا دیا جاوے -

اس کمپنی سے جو منافع هو ‘ اسکا ایک حصہ پس ماندگان شهدائے کانپور پر صرف کیا جاوے - اسوقت میں علیل هوں اور ان چند سطور کو ضروری سمجهہ کر بهیج رها هوں - امید ہے کہ آپ انکو نہ صرف شایع فرماد نیگے ‘ بلکہ اپنی قیمتی راے بهی اس بارہ میں دینگے - حضرت نواب وقار الملک بهی اگر اس بارہ میں اپنی راے مبارک سے عوام کو شرف مخاطبت بخشیں تو بهت مناسب هو -

(خاکسار سید احمد حسین)

---

(۱) کلکنی دراصل ائرلینڈ کے ایک شهر کا نام ہے جو برطانی انگریزوں نے جاکر بعهد استرانگ بو Strong-Bow آباد کیا تها - اُس عهد سے اڈورڈ رابع تک انکو فرامین متعلق آبادی وغیرہ ملتے رهے - ملکہ الزبتهہ کے عهد میں اسکے اطراف کے قصبات کو ملاکر ایک چهوٹے سے صوبے کی حیثیت دیدی گئی - جیمس اول نے اسکی توسیع کی - پارلیمنٹیں بدفعات اسمیں قائم هولیں - کرامویل نے پهر دوبارہ اسے فتح کیا - اسی شهر میں یہ اتحاد واقع هوا تها - اور اُسی کی نسبت سے اسکا نام " اتحاد کلکنی " هوگیا - (انسا یکلو پیڈیا برٹانیکا حرف کاف)

فن مکالمۃ

(از مراسلہ نگار ادیب ، صاحبزادہ مولوي ظفر حسن صاحب)

(۲)

(خطابت)

" مکالمت " کا ضد و مقابل " خطابت " ہے جو عبارت ہے ایک مجمع سے خطاب کرنے ' اور تقریر مسلسل و غیر منقطع کرنے سے - خطبہ تقریر کا نام ہے جو شخص واحد کرتا ہے ' متعدد اشخاص سنتے ہیں' اور خاموش رہتے ہیں' کچھہ دخل نہیں دیتے - یعني مفہوم خطابت کے اجزاے ترکیبي تین ہیں :

(۱) تسلسل بیان (۲) تعدد مخاطبین (۳) سکوت سامعین - [یہ صحیح نہیں - بغیر انکے بھي خطابت کي تکمیل ہوسکتي ہے - عام گفتگو اور خطابت کا فرق معنوی بھي ہے - الہلال]

" خطابت " کے برخلاف " مکالمت " کوئي تقریر مستقل و غیر منقطع نہیں ہوتي ' بلکہ اسکے عین معنی یہ ہیں کہ مخاطبین موضوع گفتگو میں حصہ لیں - ایک شخص سوال کرے ' دوسرا جواب دے - ایک اظہار شک کرے ' دوسرا رفع شک کرے - ایک شخص کوئي واقعہ بیان کرے ' دوسرا شخص اسکے مثل کوئي دوسرا واقعہ نقل کردے -

اسکے علاوہ مکالمت کي تکمیل مفہوم کے لیے صرف ایک مخاطب کافي ہے ' بشرطیکہ بات چیت میں حصہ لے ' یا کم سے کم ہاں ہوں کرتا رہے ' زبان نہیں تو حرکات و سکنات ہي سے جواب دیتا رہے - ابرو کو جنبش چاہے ندے ' مگر گردن ضرور ہلاتا رہے ' اگرچہ یہ حرکت بھي متکلم کے ہر قول کي تائید و تسلیم ہي میں کیوں نہو -

غرضکہ بز اخفش ہي کیوں نہو ' مگر بت جامد نہو -

برخلاف اسکے خطابت کا مفہوم اسوقت تک پورا نہیں ہوتا ' جب تک کہ متعدد مخاطبین جمع نہوں ' پھر اگرچہ ایک سے زیادہ اشخاص جمع ہوجائیں ' لیکن ہر شخص بول سکتا ہو ' تو یہ ایک " صحبت مکالمۃ " ہوگي ' مجلس خطابت نہوگي - ہاں البتہ اگر ایک شخص تقریر کرے ' باقي سب اسکي تقریر سنتے رہیں ' تو یہ مکالمۃ نرہیگي بلکہ خطابت ہوجائیگي -

پس فن مکالمۃ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ایک ذخیرۂ اصول گفتگو ' و فرد قوانین گفتار ' و فہرست ضوابط گفت و شنود ہے - اور بس - وہ چند ہدایات اور اشارات و تنبیہات پیش کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان میں تاثیر ' اپنے کلام میں جاذبیت ' اور اپنے الفاظ میں سحر پیدا کرسکتا ہے - اس فن میں چند ایسے گر بتاے گئے ہیں کہ دوران گفتگو میں انکا لحاظ رکھا جاے تو مقصد تقریر حاصل ہوگا - یعني مخاطب متاثر ہوگا ' زبان سے نکلے ہوے الفاظ دل میں جاکر ٹھہرینگے ' اور منہہ سے نکلي ہوئي آواز کي صداے بازگشت سامع کے اعماق قلب سے بلند ہوگي !!

یہي فن مکالمت کا مقصد اور غایۃ الغایات ہے کہ سامعین و مخاطبین متاثر ہوں ' الفاظ دل پر نقش ہوجائیں ' فقرات دل کے اندر اتر جائیں ' جملے دل کے اوپر کھد جائیں ' جو سنے ' متکلم کي جانب متوجہ ہوجاے - الفاظ گویا ایک پارہ مقناطیسي ہوں کہ تقریر کا ہر لفظ دامن دل کو مضبوط پکڑ لے :

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مي نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

یعني اگر موضوع گفتگو کوئی منظر ہو تو اسطرح بیان کیا جاے کہ اسکا سماں بندھجاے ' اور کوي مسئلۂ علمیہ ہو تو اسطرح سمجھایا جاے کہ کوي دقت و مشکل باقي نہ رہے اور ذہن سامع فوراً قبول کرلے -

بہر حال مکالمت کا مقصد اعلی و غایۃ اولی یہي ہے کہ جو لفظ زبان پر جاري ہو ' اس میں اثر ہو ' اور جس میں اثر ہو ' وہي زبان پر جاري بھي ہو -

(مکالمۃ اور علم النفس)

جو شخص علم النفس کي ابجد سے بھي واقف ہے ' وہ جانتا ہے کہ تاثر و تحسس نفس کا سبب وحید و علت فرید ' نفس کا موثر و عامل شے کي طرف متوجہ ہونا ہے - باغ میں گلہاے رنگ رنگ کھلے ہوے ہیں - لالہ و گل ' نسرین و نسترن ' سوسن و نرگس ' جوش بہار سے متوالے ہو رہے ہیں - نسیم عطر بیز کے ملائم جھونکے چل رہے ہیں - غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط ہے - در و دیوار کي صفائي و آئینہ وشي کا یہ عالم ہے کہ ایک باغ کے ہزار باغ نظر آ رہے ہیں - ایک فضاے مسرت و انبساط ہے جو ہر چہار طرف محیط ہے -

ہر پتہ جالب نظر ' ہر ذرہ مقناطیس قلب ' اور ہر برگ سیاہ کہرباے نفس و دل ہے - کیا ممکن کہ کوئي داخل باغ ہو ' اور جوشش بہار سے متاثر نہو -

لیکن تاہم ایسے مجنون قلب و فرہاد دل بھي اس وحشت زار عالم میں بستے ہیں ' جو بادۂ عشق و الفت میں اسدرجہ سرشار و مدہوش ' اور خمار ہجر و فراق سے اسقدر افسردہ دل و تاریک قلب ہیں کہ بہار و باغ کا عکس تک انکے قلب محزون پر نہیں پڑتا - طراوت سبزہ و رنگ آمیزي گل نشاط انگیز سہي ' لیکن انہیں اس سے کیا سروکار ؟

خوشست کوثر و پاک است بادہ کہ درست
ازاں رحیق مقدس دریں خمار چہ حظ ؟

اس عالم محویت و مجذوبی میں اگر آثار خارجیہ کا انسان کے نفس پر کچھہ اثر ہوتا ہے تو وہ کوئي مستقل اور بالذات اثر نہیں ہوتا ' بلکہ محض تصور موجود في الذہن ہي میں گھل مل کر (عرفي) کے اس شعر کي تصدیق کر دیتا ہے :

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

دہلي کي خاک اسي شعر کا ترجمہ کر رہي ہے :

میں وہ کیفي ہوں کہ پاني ہو تو بن جاے شراب
جوش کیفیت سے میرے خاک کے پیمانے میں

خیر ' یہ تو علم النفس کے مسائل ہیں ' فن مکالمت کو براہ راست ان سے کچھہ زیادہ علاقہ نہیں - فن مکالمت کو علم النفس کے محض اس کلیہ سے سرو کار ہے کہ :

" جب تک نفس انساني متوجہ نہو ' کیسي ہي دلفریب صورت ہو ' کیسا ہي دلکش نغمہ ہو ' کیسي ہي مشام نواز خوشبو ہو ' کچھہ اثر نہوگا - اسلیے کہ اثر وابستۂ توجہ ہے ' اور توجہ ہي اثر ہے - توجہ نہیں تو اثر بھي نہیں "

پس کیسي ہي مفید تقریر ہو ' کیسي ہي دلچسپ گفتگو ہو ' اور کیسا ہي دلاویز اسلام ہو ' لیکن اگر مخاطب کي توجہ دوسری جانب مشغول ہے ' تو تمام سعي گفتار و کوشش تکلم ' حرکت لب و زبان ' اور ایک صوت مہمل و آواز بے معنی کے اخراج سے زیادہ ثابت نہوگي -

پس مکالم کا فرض اولیں یہ ہے کہ اگر وہ سامع کو اپنے کلام سے مسحور و متاثر کرنا چاہتا ہے ' تو اسکی توجہ کو اپنی طرف مائل کرے ' اور جب تک سلسلۂ مکالمت جاری ہے ' " جاذب توجہ " کے اصول کا دامن نہ چھوڑے ' اور نیز ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے ' جو سامع کے لیے باعث دلچسپی و دلپسندی ہوں -

(مکالمة کے ابتدائی اصول)

اب سوال یہ ہے کہ وہ باتیں کیا ہیں ' وہ کونسے امور اور وہ کون سے وسائل ہیں ' جنکے اختیار کرنے سے مخاطب ہمہ تن متوجہ رہتا ہے - اسکا خیال بھٹکنے نہیں پاتا ' دلچسپی قائم رہتی ہے ' اور جو بات مکالم کے منہہ سے نکلتی ہی ' دل میں اتر جاتی ہے ؟

یہ وہ وسائل و ذرائع ہیں ' جو علم النفس کی کلیات و نظریات سے مستنبط ہوتے ہیں ' اور دوران مکالمت میں ہمکو تنبیہ و ہدایت کرتے اور بصیرت بخشتے ہیں -

سب سے پہلے ' یعنے کلام کرنے اور اصول مکالمت کے استعمال باقاعدہ سے پہلے ' مکالم کو چاہیے ' اس امر کا اندازہ صحیح کرلے کہ مخاطب کون ہے ؟ اسکی قومیت کیا ہے ؟ مذہب کیا ہے ؟ عمر کیا ہے ؟ مذاق کیا ہے ؟ کن باتوں کو پسند اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے ؟ استعداد علمی کا کیا حال ہے ؟ اور عادات و اطوار کیسے ہیں ؟ یعنی دوران مکالمت میں اس کا برابر لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ہندوستانی ہے یا انگریز ؟ مسلمانوں میں سے ہے یا ہندو ؟ جوان ہے یا بوڑھا ؟ مرد ہے یا عورت ؟ شاعر ہے یا فلسفی ؟ سخن طرازی و دانش آموزی مقبول ہے یا محض نالۂ حزیں ؟ (۱) انمیں سے اکثر امور تو مذہب و ملت کے معلوم ہونے ہی منکشف ہو جاتے ہیں ' اور تعین مذاق و عادات شخصی اور استعداد علمی کا بہت بڑا حصہ وضع و قطع اور لباس و گفتگو سے معلوم ہوجاتا ہے - باقی امور تواتر و تکرار ملاقات سے واضح ہوجاتے ہیں - بہرکیف انسان کو چاہیے کہ جسقدر معلومات اسے حاصل ہوں ' ان سے فائدہ اٹھانے میں غفلت نہ کرے -

اثرات و نتائج ' غلطی کی اصلاح کردینگے - پسندیدگی و ناپسندیدگی کلام اس معاملہ میں ایک عمدہ مشیر ہے - پس جیسا کچھہ مزاج مخاطب کا اندازہ ہو ' اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ' اور اس تخمین و انداز پر جو امور موثرہ متفرع ہوتے ہیں ' انکو اختیار کرنے میں پس و پیش نکرنا چاہیے - بات بات پر عادات شخصیہ ' استعداد علمی ' و مذاق مخاطب سے رہنمائی طلب کرنا چاہیے - لفظ لفظ پر مخاطب کی حالت و سیرت خاص سے مشورہ کرنا چاہیے - بلکہ حرف حرف پر جذبات حالیہ و کیفیات لاحقہ کا خیال رکھنا چاہیے -

یعنے شاعر سے طرز مکالمت اور ہو ' فلسفی سے اور - رند سے انداز مخاطبت اور ہو ' اور زاہد سے اور :

ما مرد زہد و توبۂ و طامات نیستم
با ما بجام بادۂ صافی خطاب کن

پہلے دیکھہ لو کہ مزاج کا رخ کسطرف ہے ؟ پھر روئے سخن مطابق حالت کرو - پہلے اندازہ کرلو کہ ہوا کسطرف چل رہی ہے ؟ پھر کشتی کو اسی جانب چھوڑ دو کہ ساحل مقصود تک پہونچنے کی یہی راہ ہے - تاثیر کلام کا بیشتر حصہ طبیعت شناسی و جذبات پروری کے اندر مضمر ہوتا ہے -

مخاطب کی حالت نفس ' و کیفیت قلب ' و روش مزاج کے تعین امکانی کے بعد ' جن امور کا دوران مکالمت میں لحاظ رکھنا فرض مکالم ہے ' وہ ذیل میں ابھی مجملا تحریر کیے جاتے ہیں - انہیں کو ہم " قوانین مکالمت " کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں - کلام موثر و سخن دلپذیر کیلیے لازمی ہے کہ ان " قوانین " کے تابع ہو - یہی قوانین فن مکالمت کا اساس بحث ہیں -

آیندہ فرداً فرداً ہر قانون کی اصل و حقیقت اور طریق استعمال و اصول مشق پر مفصل بحث کیجائیگی -

" قوانین مکالمت " حسب ذیل ہیں :

(۱) تلفظ -
(۲) لہجہ -
(۳) حرکت و اشارة
(۴) قدرت بیان یعنی مجاز بیانی و استعمال صنائع و بدائع -
(۵) تحریک و لحاظ جذبات ' ضرب الامثال و ایراد اشعار و مقولات ' و تطبیق واقعات ' و لطائف و ظرائف - (باقی آئندہ) :

بعد ازین نور بآفاق دہیم از دل خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(۱) سخن طرازی و دانش ہنر نظیری نیست
قبول درست مگر نالۂ حزیں گردد

علامۂ شبلی کی قدر دانی

حضور نظام حال کی علم پروری !

ایشیاء میں علوم و فنون نے ہمیشہ سلطنت کی آغوش میں تربیت پائی ہے اور یہ خصوصیت بقاے علوم کے ساتھہ خود سلطنت کی بھی شہرت ' وسعت تمدن ' اور بقاے نام کا ذریعہ ہے - ہندوستان میں ریاست حیدر اباد نے ایشیا کی اس خصوصیت کو سب سے زیادہ نمایاں کیا ہے - چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جس قدر ستون علم ہیں ' ان سب کو اسی ریاست نے قائم کر رکھا ہے - مولانا حالی اسی خرمن فیض کے خوشہ چیں ہیں ' علامہ شبلی نعمانی کی تصنیفات کا سلسلہ اسی ریاست کے دامن عاطفت کے ساتھہ وابستہ ہے - حال میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اس سلسلہ کو اور بھی مستحکم ' اور اپنے دامن فیض کو اور بھی وسیع تر کردیا ہے - یعنی مولانا شبلی نعمانی کے ماہوار وظیفے میں دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرما یا ہے - یقین ہے کہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں حضور نظام کی اس علمی فیاضی کی قدر کی جائیگی ' کیونکہ ابھی تک ہندوستان میں علم سے اشخاص پیدا نہیں ہوتے ' بلکہ اشخاص سے علم پیدا ہوتا ہے ' اور ریاست حیدرآباد ان کائنات علمیہ کی اسم اول ہے !

(عبد السلام ندوی)

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مراسلات

مجلس دفاع مطابع و جرائد ہند

دفاع مطابع و اتحاد ملکی

(از مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ)

مجھے ازحد مسرت ہوئی کہ آپ نے پریس ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی - یہ کام انگریزی خوانوں کا تھا ' مگر اسکا بھی مرد میدان ہوا تو وہی الوالعزم شخص ' جو زمانۂ حال کی تعلیم سے نا واقف مگر اصلی آزادی اور سچی حریت کی تعلیم کا معلم ہے !

اگر کوئی مذہب ' کوئی قانون حریت کا حامی ہے تو وہ اسلام ہی ہے - اگر کوئی قانون حریت کا دشمن ہے تو وہ ہندوستان کا پریس ایکٹ ہے ' جسکو میرے اعتقاد و راے میں قانون کہنا ہی نا روا ہے - بلکہ لفظ قانون کی توہین کرنا ہے - میں اس قانون کا اول دن سے مخالف تھا - میں نے اپنے معزز انگریز دوستوں سے بھی کہا تھا کہ اس سے زیادہ کوئی چیز ہندوستان کے لیے مضر ' ہندوستان کے ان لوگوں کیلیے مضر ' جن میں اب اخلاقی جرات نہیں رہی ' اور در اصل خود حکومت کے لیے بھی مضر نہیں ہوسکتی کہ لوگوں کی زبان بند کردی جاے - وہ مجبور کیے جائیں کہ مخفی سوسائٹیاں بناویں - وہ مجبور کیے جائیں کہ دغا بازی اور خفیہ سازشوں کے طریقوں کو اختیار کرکے اپنے کیرکٹر کو خراب کریں - میں اکثر مذاق سے کہا کرتا تھا کہ اس قانون مطابع سے اور سڈیشن سے کوئی بات باہر نہیں ہوسکتی - حتی کہ میں اپنے بھائی کو گورنمنٹ کا عطا کردہ خطاب "خاں بہادر" نہیں لکھتا اور اُسے لکھنا ذلیل سمجھتا ہوں - یہ بھی جرم ہے - اسلیے کہ اس سے حکومت کی توہین کا پہلو نکلتا ہے !

میں کوئی مہذب ملک نہیں جانتا ' جہاں ایسا قانون ہر جو پبلک کو بالکل حاکم ضلع کے انگوٹھے کے نیچے رکھدے - ترکی میں ایک وقت میں تھا - مگر وہاں بھی اب نہ رہا -

اور ملکوں میں تو سخت قانون پر بھی نرم نظر اسوجہ سے جائز ہوسکتی ہے کہ وہاں قانون کے عامل احتیاط عمل میں لاتے ہیں ' لیکن برخلاف اُسکے یہاں تو اچھے سے اچھے قانون کا بھی خراب استعمال پولیس اور مجسٹریٹ ' دونوں کرتے ہیں -

ابتو ہندوستان کی سب سے بڑی عدالت نے اسکے خلاف فیصلہ کر دیا ہے - اور اُس فیصلے سے زیادہ سنگین الفاظ میں قانون مطابع کی مذمت ہو نہیں سکتی تھی - اگر اب بھی ہندوستان کے لوگ اس قانون کو تسلیم کریں تو اُنکی حریت کا خدا حافظ - انکو انسان کہنا بھی روا نہ ہوگا -

مبارک ہو آپ کو ایک سچا اسلامی دل اور اولوالعزم ہمت ' کہ اُسنے اس وبال کا احساس کیا ' اور مبارک ہو آپ کی انجمن ' جسنے اسکا بیڑا اوٹھایا ہے کہ وہ اس آفت کو ہندوستان کے سر سے ٹالنے کی کوشش کریگی - میں نے بہت خوشی سے دیکھا ہے کہ اب بنگال کے اندر تو ہندوستان میں تفریق کی چال بازیاں نہیں چل سکتیں - انشاء اللہ اُس صوبہ میں تو (مولانا ابو الکلام) اور (بابو سریندر ناتھ) دست بدست چلینگے ! مبارک ہو یہ اتفاق ' اور اس اتحاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو !!

آپ نہ صرف اسوسی ایشن قائم ہی کیجئے بلکہ اوسکے خزانہ کو اسقدر وسعت دیجیے کہ گورنمنٹ اگر ہندوستان کے ہر اخبار سے دس دس ہزار کی ضمانت دس دس بار بھی مانگے ' تب بھی وہ بلا تکلف پیش کی جاسکے - اگر گورنمنٹ چاہتی ہے کہ وہ قوم کو اعلان جنگ دیدے تو قوم کو بھی ضرور اُسکے لیے تیار ہو جانا چاہیے - اسطرف گورنمنٹ کے بعض حکام کے دماغ ایسے چکر کھا گئے ہیں کہ پرچوں کی ضبطی اُنکے لیے ایک دل لگی سی ہوگئی ہے -

افسوس کہ اپنا برا بھلا بھی ان نا دانوں کی سمجھہ میں نہیں آتا - وہ یہ نہیں جانتے کہ خلق خدا کے عزم بالجزم کا مقابلہ توپ اور تلوار سے تو ہو نہیں سکتا ' پھر ان مہمل ترکیبوں سے کیا ہوگا ؟ وہ یہ نہیں جانتے کہ ان لوگوں کو بھی اپنے سے خلاف کرا رہے ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ابھی انگریزی حکومت ہندوستان پر بہت ضرور ہی ہے - وہ نہیں جانتے کہ ایسی کارروائیوں سے حکام بالکل باغیوں کے ہاتھوں میں اپنے تئیں دے رہے ہیں - بلکہ در اصل خود اُن لوگوں کا کام کر رہے ہیں جو فتنہ و فساد کے خواہاں ہیں !!

کتنے مسلمانوں کے دلونکو اس زمانہ میں انہوں نے اپنی طرف سے زبردستی پھیر دیا - اور محض حماقت سے - افسوس ! افسوس بھی ہے اور خوشی بھی - اگر مسلمانوں کے دل اپنے کارکن ہندو بھائیوں کی طرف ہوجاویں تو خوشی کی بات ہے -

آپ تو اپنی سی کرتے ہی رہیے - اللہ آپ کو کامیابی دیگا - اتفاق بین الاقوام ہندوستان کی بہتری کے لیے اور خود مسلمانوں کی بہتری کے لیے لازمی ہے ' اور وہ شخص تو کسی طرح مسلمان نہیں جسمیں حریت کا جذبہ نہ ہو -

کاش خدا ہر ہند کے مسلمان کو مسلمان کردے !

ہاں ' اُس کوشش کے مقابلہ کیلیے تیار رہیے ' جو ہندو مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کی کی جاویگی - اسکا وقت عین یہی ہے - کسی نواب .... کی تلاش ہو رہی ہے - قوم چونکہ اب زیادہ ہوشیار ہے اسلیے اُسمیں آسانی تو نہ ہوگی ' تاہم اور بہت سے طریقوں سے مطلب حاصل ہوسکتا ہے - وہ دشمن نہایت خطرناک ہوتا ہے جو دوستی کے پردے میں دشمنی کرے - میونسپل بورڈ وغیرہ میں جداگانہ انتخاب کا حق بھی ایک دام تذویر ہوسکتا ہے - اسی طرح اور بہت سے دام ہیں - بنگال کے مسلمانوں کو خبر کرتے رہیے - اور صوبوں کا تو خدا حافظ ہے - مسلمانوں کے موجودہ آزاد اخبارات اس معاملہ میں کچھہ بہت قابل اعتماد نہیں - وہ آسانی سے پھسل سکتے ہیں - مگر آپ تو انشا اللہ مضبوط ہی رہینگے -

افسوس ' کرانچی دور ہے ' ورنہ اس مرتبہ کانگرس میں مسلمانوں کی تعداد بہت ہوتی -

مصالحۃ مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک

(از جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوری مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ)

کانپور کی مسجد کے متعلق ۱۴ - اکتوبر کو حضور وایسرائے بالقابہ نے جو مصالحۃ کی ہے ' اوسمیں تمام گرفتاران بلا کی رہائی ایسا واقعۂ یادگار ہے ' جسکے متعلق حضور وایسرائے ' مسٹر مظہر الحق ' راجہ صاحب محمود آباد ' مولانا عبد الباری صاحب و دیگر حضرات کا جسقدر شکریہ ادا کیا جاوے کم ہے -

لیکن اصل مسجد کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا ہے ' اوسمیں مجھکو اور نیز پبلک کو چند شکوک ہیں ' اگر اوسکو جلد رفع نہیں کیا گیا تو بہت کچھہ غلط فہمی پھیلنے کا خوف ہے - اسلیے جہاں تک ہوسکے جلد رفع کرنیکی کوشش بیحد ضروری ہے • قبل اظہار شکوک اتنا ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے متعلق کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں کہ میں کسی مخالف پارٹی کا آدمی ہوں - بلکہ میں نے اس مقدمہ میں اپنی امکان بھر کوشش کی ہے اور جسطرح ممکن ہوا ' تائید کرتا رہا ہوں - میں نے ہمیشہ موجودہ جماعت کی ثنا و تعریف ہر کس و ناکس کے آگے کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا -

شکوک یہ ہیں :

(۱) گذشتہ مارچ میں جب میونسپل بورڈ کی جانب سے یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ وضو خانہ وغیرہ چھتہ دیکر بنایا جاوے اور نیچے کی زمین آمد و رفت کے لیے خالی رکھی جاوے ' تو اوسوقت متولیان مسجد و دیگر لیڈران کانپور نے نامنظور کیا - اب تقریباً ویسے ہی فیصلہ کو کن وجوہ سے منظور کیا گیا ہے ؟

(۲) نواب صاحب رامپور اور دیگر معزز مسلمانوں نے جو جلسہ دہلی میں کیا تھا ' اوسپر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ قوم کے منشا کے خلاف تھا - پبلک کے لیڈروں کو مدعو نہیں کیا گیا ' نہ اوسکے مقاصد کو شائع کیا گیا • اب سوال یہ ہے کہ یہ سمجھوتہ جو کیا گیا ہے اوسکی پبلک کو کہاں تک اطلاع تھی ؟ کن کن پیشوایان قوم سے مشورہ لیا گیا تھا ؟ اخبار زمیندار جسنے تیس ہزار سے زاید رقم جمع کرکے بھیجی ' مسجد ہی کے معاملہ کے متعلق اوسکی سابقہ ضمانت ضبط ہوگئی ' دس ہزار روپیہ کی بیش قرار رقم ضمانت میں پھر جمع کرنا پڑی ' باغلب اوسکو بھی اس فیصلہ کی اطلاع پیشتر نہیں کی گئی - زمیندار نے اپنی طرف سے جو شرائط صلح چھاپے وہ ان سے علحدہ تھے ' جو اس امر کی صاف دلیل ہے کہ اوسکو اس مصالحۃ کے شرائط معلوم نہ تھے - جناب (مولانا ابو الکلام آزاد) نے ابتدا سے لیکر آخر تک اس معاملہ میں جس بے نظیر خلوص اور دلسوزی سے کام لیا ہے وہ کسی شخص کی نظر سے مخفی نہیں ' لیکن اخیری فیصلہ کی کچھہ خبر اونہیں بھی نہیں کی گئی - گنتی کے چند آدمیوں نے جو چاہا طے کرلیا ' تو پھر اس فیصلہ اور نواب صاحب کے فیصلہ میں کیا فرق ہے ؟

(۳) ۱۴ - اکتوبر کو نواب وایسرائے نے جو فیصلہ فرمایا تھا اوسکے صحیح حالات بعد فیصلہ کردینے کے بھی کانپور کی پبلک سے کیوں مخفی رکھنے کی سعی بلیغ کیگئی ؟ مسٹر مظہر الحق یا سید رضا علی صاحب وغیرہ سے بعد فیصلہ جب کسی نے دریافت کیا تو یہی جواب دیا کہ زمین مسجد کی واپس ملگئی - صحیح حالات کیوں بیان نہیں کیے گئے ؟ حتے کہ بعض لوگ چراغان کرنے پر مستعد ہوگئے تھے ' لیکن جب اونکو صحیح حالات بتلائے گئے تو اونہوں نے چراغ گل کردیے - مجھے ذاتی طور پر واقفیت ہے کہ مول گنج میں ایک صاحب نے وسیع پیمانہ پر روشنی کا انتظام کرلیا تھا بیعانہ بھی دے چکے تھے ' لیکن جب اونکو یہ اصلی حال معلوم ہوا تو بیعانہ ضبط کرانا غنیمت سمجھا مگر روشنی نہیں کی !!

(۴) سب سے ضروری سوال یہ ہے کہ بار بار اسکی تصریح کی جاچکی ہے کہ اوس دالان کے مسجد ہونیکی متعلق علما کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے جو ناقابل ترمیم ہے اور اس لیے مسلمان اوسکے حوالہ کرنے سے مجبور ہیں - پس اب جب کہ یہ سمجھوتہ ہوگیا ہے تو آیا اون علما سے بھی اسکی نسبت استفسار کرلیا گیا تھا ؟ اور اونہوں نے بھی اجازت دیدی تھی کہ اسطرح دالان مسجد کا وہذا کافی ہے کہ ایسے راستہ ہو ' جسپر جنبی ' حائضہ اور بلا تفریق ہر شخص گذر سکے اور بالائی حصہ پر مسجد ؟ اگر اون علما سے نہیں پوچھا گیا تو کیا وجہ ؟ اور آیا ہندوستان بھر میں صرف مولانا عبد الباری صاحب کو اس مشورہ میں شریک کرنا اور کسی دوسرے سے کچھہ نہ پوچھنا کیا معنی رکھتا ہے ' حالانکہ اونکو پہلی مجلس علما میں طلب بھی نہیں کیا گیا تھا ؟ آیا اس فیصلہ کا لازمی لیکن خوفناک نتیجہ یہ نہوگا کہ گورنمنٹ یقین کرلے گی کہ تمام علما کا متفقہ فیصلہ کوئی چیز نہیں ' اور اوسکو ایک ادنے اشارہ سے منسوخ کیا جاسکتا ہے ؟ نیز اس فیصلہ سے کیا یہ خوف نہیں ہے کہ آیندہ دیگر مقدس عمارتوں کے ساتھہ بھی گورنمنٹ ایسا ہی فیصلہ کرے کہ اوسکے نیچے یا اوسکو پاٹ کر اوپر سڑک بنا لے اور نظیر میں اس فیصلہ کو پیش کرے ؟

(۵) بار بار ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ کانپور کا مقامی مسئلہ نہیں ہے ' تمام ہندوستان کا مسئلہ ہے - پھر کیا وجہ ہے کہ تمام ہندوستان کے اکابرین سے اسکے متعلق راے نہیں لیگئی ؟

(۶) الہلال سے خاص طور پر یہ سوال ہے - انہوں نے بارہا جو شرائط صلح ظاہر کیے ہیں ' علی الخصوص ۱۲ - اکتوبر کو کلکتہ میں جو عظیم الشان جلسہ انجمن دفاع مسجد کانپور کا منعقد ہوا تھا ' اسمیں مولانا ابو الکلام نے جو شرائط اپنی تقریر میں پیش کیے تھے آیا یہ فیصلہ اون کے پیش کردہ شرائط کے موافق ہے ؟

(۷) اخبار زمیندار لاہور سے سوال ہے کہ آس نے جو شرائط صلح بار بار ظاہر کیے ہیں اور ہمیشہ جن امور پر زور دیا ہے کیا وہ پورے ہوگئے ؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو پھر نواب صاحب رامپور کی مصالحۃ پر اظہار نفرت اور اس فیصلہ پر اظہار مسرت کی کیا وجہ ہے ؟ کیوں زمیندار میں نواب صاحب رامپور والے جلسے کو گالیاں دی گئیں مگر اس فیصلے پر مٹھائی تقسیم ہوئی ؟

(۸) مسٹر مظہر الحق نے کانپور میں بارہا فرمایا کہ ڈیپوٹیشن ایک بے معنی چیز ہے - میں ہمیشہ سے ڈیپوٹیشن کے خلاف ہوں " اسقدر تصریحات کے بعد وہ ۱۴ - اکتوبر کے ڈیپوٹیشن میں کیوں شریک ہوے - اور کن مجبوریوں سے ایسا کیا ؟

(۹) آخر میں اس کثیر چندہ کے متعلق سوال ہے کہ وہ کیا ہوگا - شہدا جنکے خاندان کی اعانت کی ضرورت ہے ' اونکی تعداد اب تک پانچ چھہ سے متجاوز نہیں ہوئی ' اونکے متعلقین کے لیے پچاس روپیہ ماہوار کی اعانت اگر ضروری ہو تو مستقبل سرمایہ کے واسطے بھی دس بارہ ہزار کی رقم کافی ہے • شہدا کی یادگار کا

قائم کرنا جیسا کہ مسٹر مظہر الحق نے کئی بار اثناے تقریر میں کہا ہے ' کیا اسکا اب انتظام ہوگا ؟ مسجد کا دالان اگر طے شدہ طریقہ سے بنانا منظور ہو تو اوسکے لیے بھی ہزار دو ہزار کی رقم ضرورت سے زاید ہے - باقی روپیہ کیا ہوگا ؟ ایمان اور انصاف کا مقاضی تو یہ ہے کہ اوسکو بقدر ضرورت رکھکر بقیہ پبلک کو بجنسہ واپس کردیا جاوے - اس کا بڑا نفع یہ ہوگا کہ پبلک کا اعتماد قائم ہوجاویگا - کیونکہ وہ یقین کریگی کہ تحصیلدار ضرورت نہو تو واپس بھی کردیتے ہیں' اگر اور زائد وسیع النظری سے کام لیا جاے تو یہ ہوسکتا ہے کہ جن اخباروں کو ضمانتیں صرف کانپور کے معاملہ کی بدولت داخل کرنا پڑیں ہیں' انکی اُن رقوم کو اس چندے سے پورا کیا جاوے بلکہ بہتر ہوگا کہ اوسکے پر امیسری نوٹ اخباروں کی طرف سے داخل ہوں اور اسکا منافع ورثہ اور شہدا میں تقسیم کیا جاوے -

امید ہے کہ کوئی صاحب انصاف ان امور کا جواب اپنی پہلی فرصت میں دیکر نہ صرف راقم کو بلکہ پبلک کو' جو سخت کشمکش میں مبتلا ہے' مطمئن فرما دیں گے -

الہـــلال :

جناب نے اس مضمون کی اشاعت یا عدم اشاعت کو الہلال کی حق گوئی و آزادی کیلیے اپنے خط میں معیار قرار دیا تھا - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکے لیے کوئی زیادہ بلند تر معیار ڈھونڈھنا چاہیے -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کی نسبت آپنے جو شکوک ظاہر کیے ہیں ' انکی اشاعت اور انکا تصفیہ یقیناً بہتر ہے ' کیونکہ ہر طرح کے خیالات کو سچائی اور واقعیت کے ساتھہ ظاہر ہونا چاہیے اور کسی شک کے اندر ہی اندر نشو و نما پانے سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کے سامنے آجاے -

اِن سوالات کا جواب تو انکے مخاطبین بہتر دے سکیں گے مگر چند دفعات کے متعلق مجھکو بھی کچھہ عرض کرنا ہے :

(۱) یہ خیال اور بھی بعض حضرات نے ظاہر کیا ہے کہ جب مسجد مچھلی بازار کا قضیہ شروع ہوا تو مینوسپل بورڈ صحن کا چھجہ بڑھا لینے کی اجازت دینے پر راضی تھا - لیکن مجھکو ذاتی طور پر علم نہیں ' اور کانپور کے بعض دیگر اشخاص کو اسکے خلاف بھی کہتے سنا ہے - بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ ہر موقعہ پر اصولاً بحث کرنا بہتر ہوتا ہے - اگر یہ طریقہ جائز نہیں تو جس طرح کل جائز نہ تھا آج بھی نہیں ہے ' اور اگر جائز ہے تو کل ہم نے نہ مانا تھا ' آج مان لیا - پس سب سے پہلے اصولاً نظر ڈالیے اور وہ آپ ڈال چکے ہیں -

(۲) ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کے جلسے سے جن لوگوں نے مخالفت کی ہے ' وہ صرف ایک ہی واقعہ کا نتیجہ نہیں ہے' بلکہ بہت سے واقعات کا مجموعہ ہے - سب سے پہلی بات مسلمانوں کو وفاداری کی دعوۃ دینی تھی ' جسکے صاف معنی یہ ہیں کہ جلسہ انہیں وہ بہ بغاوت قرار دیتا تھا - مسلمان وفاداری و بغاوت کے بارے میں بہت غیور واقع ہوے ہیں اور وہ اپنے تئیں باغی کہلانا پسند نہیں کرتے -

پھر یہ بھی ہے کہ اسمیں کسی فیصلہ کو پیش نہیں کیا گیا تھا ' بلکہ صرف حکام پر اعتماد کی دعوت تھی جسکے منظور کرلینے کے یہ معنی تھے کہ جنس کے دیکھنے اور ملنے سے پہلے مسلمان قیمت دیدیتے پس دونوں چیزوں میں فرق ضرور ہے -

تاہم میں تو کوئی وجہ نہیں پاتا کہ نواب صاحب رامپور کی مخالفت کی جاے - جو لوگ انہیں دہلی لاے ' اگر انکی نیت دفع فساد و اصلاح حال تھی تو اللہ انہیں جزاے خیر دے -

(۳) آپنے دو موقعوں پر فقیر کا بھی تذکرہ کیا ہے ' اسلیے چند لفظ اس بارے میں بھی عرض کرونگا -

یہ تو درست نہیں ہے کہ اس بارے میں مجھسے مشورہ نہیں کیا گیا - مشورہ ضرور لیا گیا اور اسی غرض سے مسٹر مظہرالحق کلکتہ تشریف لائے - البتہ جسطرح یہ یقینی ہے کہ مجھسے مشورہ لیا گیا اور اطلاع دی گئی ' اسی طرح یہ بھی یقینی ہے کہ آخری تبدیلیوں سے میں بالکل بے خبر رہا اور ایک لمحہ کیلیے بھی مجھکو اسکا علم نہیں ہوا کہ قطعی و اخری فیصلہ ہونے والا ہے ' ورنہ میں ضرور کہتا کہ صبر جلدی سے بہتر ہے ' اور مزید و وسیع مشورہ مطلوب - واللہ علی ما اقول شہید !

مجھکو سب سے پہلے اسکی اطلاع وسط ستمبر میں بعض خاص ذرائع و مکاتیب سے ہوی - اسکے بعد غالباً ۲۸ - یا ۲۹ - ستمبر کو مسٹر مظہرالحق تشریف لائے اور اس بارے میں مشورہ لیا -

مشورہ کس بارے میں تھا ؟ فیصلے کی کیا صورت پیش کی گئی تھی ؟ بہتر سمجھتا ہوں کہ اسکو جناب مولانا عبدالباری صاحب کے الفاظ میں نقل کردوں جو انہوں نے مجھے اپنے ایک گرامی نامہ مورخہ ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائے تھے ' اور جو بجنسہ وہی صورت تھی ' جو مسٹر مظہرالحق نے انکی جانب سے ظاہر کی تھی -

(اس خط کا وہ حصہ آیندہ نمبر میں شایع کرونگا کیونکہ اس نمبر میں گنجایش بالکل نہیں رہی -)

اسی صورت کی نسبت میں نے مسٹر مظہرالحق سے عرض کیا تھا کہ اگر ایسا ہو ' اور اسکے ساتھہ ہی کوئی امر مسلمانوں کیلیے رنجدہ پیش نہ آئے تو میری جانب سے کوئی مخالفت نہوگی - کیونکہ نظر بہ حالات و اطراف مسئلہ و مصالح غنیمت ہے -

تاہم یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ :

(۱) یہ مشورہ قطعی اور آخری نہ تھا -

(۲) مجھسے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنی آخری راے دو -

(۳) گفتگو اس عنوان پر تھی کہ آخری مشورہ و اطلاع کا صاف صاف موقع تھا اور بصراحت تمام یہ گفتگو میں آچکا تھا -

(۴) میں نے بار بار (یعنی کم از کم چھہ سات بار) باصرار یہ کہدیا تھا کہ بکمال حزم و احتیاط کی ضرورت ' اور اپنے مطالبات کا استحکام و ثبات ' اصول و اساس کار ہونا چاہیے -

اسکے بعد جناب مولانا عبد الباری صاحب سے مراسلت ہوی - پھر بعض اسباب و مصالح ایسے پیش آئے کہ ۸ - اکتوبر کو بانکی پور گیا اور مسٹر مظہر الحق سے اس بارے میں گفتگو ہوئی - لیکن اس وقت بھی نئے تغیرات کی بالکل اطلاع نہیں ملی ' البتہ ایڈریس کے متعلق بعض امور درمیان میں آئے تھے -

۱۱ - کی صبح کو میں کلکتہ واپس آیا کہ ۱۲ - کو جلسہ تھا - میں منتظر تھا کہ اب آخری گفتگو کا موقعہ آیگا اور ہزایکسلنسی ویسراے کی آخری راے معلوم ہوگی مگر پیر کے دن تار آیا کہ ویسراے کانپور تشریف لیجا رہے ہیں !

منگل کو میں نے انکی اسپیچ پڑھی تو حالات اس صورت سے مختلف تھے ' جنکی مجھکو اطلاع دی گئی تھی ' اور جنکی نسبت مشورہ کیا گیا تھا -

(بقیہ مضمون کے واسطے صفحہ ۴ ب ملاحظہ ہو)

ادبیات

اسوۂ حسنہ

ایثار کی اعلی ترین نظیر

عشق رسول کا معیار !

کافروں نے یہ کہا جنگ اُحد میں مشہور * کہ پیمبر بھی ہوے کشتۂ شمشیر دو دم
ہوگے مشہور مدینہ میں جو پہنچی یہ خبر * ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہوگے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر * کودک و پیر و جوان و خدم و خیل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف * جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی با دیدۂ نم

* * *

ایک خاتون کہ انصار نکو نام سے تھیں ' * سخت مضطر تھیں ' نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں نے کہا : * " کیا کہیں تجھہ سے کہ کہتے ہوے شرماتے ہیں ہم
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی * تیرے والد بھی ہوے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید * گھر کا گھر صاف ہوا ' ٹوٹ پڑا کوہ الم "

* * *

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا : * " یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم ؟ "
سب نے دی اسکو بشارت کہ سلامت ہیں حضور * گرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا : * " تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم !
میں بھی ' اور باپ بھی ' شوہر بھی ' برادر بھی فدا * اے شہ دیں ! تیرے ہوتے ہوے کیا چیز ہیں ہم ؟ "

(شبلی نعمانی)

فکاہات

لیگ سے خطاب

کہا کل لیگ سے میں نے کہ " اے بزم دل آرائی * حقیقت میں تمہارا کچھہ عجب دل کش سراپا ہے
تمہاری ذات سے ہندوستاں میں آج رونق ہے * تمہارے دم سے وابستہ ہر اک ادنی و اعلی ہے
تمہارے کارنامے آج گھر گھر ہیں زبانوں پر * تمہارے حسن ملت سوز کا عالم میں چرچا ہے
مٹا جاتا ہے کوئی آپ کے طرز تکلم پر * کوئی رنگ تبسم دیکھہ کر والہ و شیدا ہے
کوئی قومی ترانہ آپ کا سنکر ہے گرویدہ * کوئی مجلس کی زینت دیکھہ کر محو تماشا ہے
نتیجہ الغرض دیکھا یہ ہم نے حسن ظاہر کا * کہ ساری قوم پروانہ کی صورت تم پہ شیدا ہے
مگر ہم دیکھتے ہیں آپ کو الفت ہے غیروں سے * وفاؤں پر ہماری کچھہ توجہ ہے نہ پروا ہے
سمجھہ میں کچھہ نہیں آتا کہ ہم سے کیوں ہوئی نفرت؟ * خدا کے واسطے کچھہ تو کہو اسکا سبب کیا ہے؟

* * *

ہوا ارشاد : " نفرت تو نہیں ہے آپ سے مجھکو * مگر مجبور ہوں ' سنیے کسی کا قول سچا ہے :
"محبت ایک سے نبھتی ہے ' دو دو سے نہیں نبھتی * تمہیں کس دل سے چاہوں جب کسیکا دل پہ قبضہ ہے"؟

(نظم نصیر آبادی)

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

روح و روان اسلام مولانا ابوالکلام

الہلال کی پیہم اشاعت نے فدایان قوم و ملت کے اضطراب کو سکون سے بدلدیا اور ایمان والوں کے بیتاب قلوب تسکین روحانی سے فرح اندوز ہوگئے : فالحمد للہ الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم ' و للہ جنود السماوات والارض وکان اللہ عزیزا حکیما - اس نزول سکینہ کے اداے شکرانہ میں آسکے مخلص مفلس جو کچھہ ہدیہ پیشکش کریں' آپ کا قبول فرمالینا بھی شکریے کا مستحق ہے -

کاش مجھہ سے تہی مایہ برادران اسلام کی بھی توفیق رفیق ہو کہ سبقت کرنیوالوں کے اتباع کا فخر حاصل کریں : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء -

چند ابیات تضمین بیت حضرت حافظ کے دوسرے صفحے پر پیشکش خدمت والا ہیں - کہیں جگہہ خالی ہو تو درج فرماکر شرف بخشیں -

" گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش "

کہاں وہ دل ہے ' کہاں اب وہ ہمتیں دل کی ؟
لہو رگوں میں ہے لیکن کہاں وہ باقی جوش ؟
گلے میں طوق غلامی ہے زیور ناموس
گئے وہ دن کہ پھرا کرتے تھے علم بردوش
نہیں ہے گر " بعمل کوش " پر عمل اپنا
مگر یہ کہتا ہے نیشن کہ " ہرچہ خواہی پوش "
خطاب و خلعت و اعزاز مال لینے کو
کوئی ہے ملک فروش اور کوئی قوم فروش
نیا یہ پاس ادب ہے ' کہ بدلے سجدوں کے
ہوئی ہیں مسجدیں پامال صدمۂ پاپوش
" رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش "

(مرتضی حسن شفق از گیا)

ممبران مسلم لائبریری کیطرف سے ایک رقم حقیر بذریعہ منی آرڈر بجہت اعانت ضمانت الہلال مقدس ارسال خدمت شریف ہے ' کل ممبروں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس رقم کو بجاے کسی دوسرے کار خیر میں خرچ کرنے کے اپنی دو ہزار رقم مدخلۂ ضمانت کا ایک جزو بنا لیویں - یہ ہمارے لئے بالخصوص باعث فخر و عزت ہوگا - ہم سے یہ ہوسکتا تھا کہ الہلال کی اعانت میں ایک خاص کثیر رقم دیتے - مگر ساتھہ ہی یہ بھی خواہش ہے کہ کلام الہی کی پیروی اور مقاصد اسلامی کی تکمیل جملہ افراد اسلام سے عمل میں آئے تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ہر ایک فرد اپنے فرائض دینی و ملی کو سمجھنے لگ جاوے -

(۲) نہایت افسوس ہے کہ ہمارے مسلمانونکا ایک بہت بڑا حصہ انجناب کی خدمات دینی و قومی سے اسوقت تک آشنا نہیں ہوسکتا ' جب تک کہ وہ اپنے اندر درد اسلام نہ پیدا کرلے' اور نہ تب تک آپکے ہم آواز و ہم خیال ہی ہوسکتا ہے - اسکے لیے ضرور ہے کہ ایک سال یا دو سال کامل اُس کا ہر فرد اسرار کلام ربانی سے ذوق آشنا ہو ' اور اسی کی اسوقت اشد ضرورت ہے - جب سے آپکا اخبار اسجدہ پڑھا جانے لگا ہے' تب سے ہر ایک متنفس کے دلمیں قران شریف کی حقیقی محبت جاگزیں ہوگئی ہے اور دل سے خواہش کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر ۴۰ - روپیہ ماہوار تک کوئی عالم دین قران شریف سے بخوبی واقف ملجائے تو انکا وجود اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں اور انکی خدمت میں رہکر درس قران لیں -

سکریٹری مسلم لائبریری از پرشنار (مدراس)

میں ابھی سفر ہی میں تھا کہ الہلال نمبر (۱۳) پہونچا - سب سے پہلے عنوان شذرات داخلیہ پر نظر پڑی - جس کے تحت میں الہلال پریس کی ضمانت دلسوز و جانگداز مرثیہ پڑھ رہی تھی - گو اس سطر کے دیکھنے سے جسقدر افسوس اور کرب واقع ہوا ' اسکا بیان اسوقت عبث ہے ' مگر ساتھہ ہی ادخال ضمانت سے بغایت درجہ خوشی بھی ہوئی - خدا آپکو اور آپکی عزت ملی و جوش و خلوص دینی کو قائم رکھے اور نظر بد سے بچاے -

اب قوم او معاونین الہلال کو آپکا ممنون ہونا چاہیے اور حتی المقدور دامے - درمے - اعانت کرنے میں سعی جمیل - میں اسوقت سفر میں ہوں - زیر بار ہوں - تاہم مکان پہونچکر حسب مقدور ارسال خدمت عالی کرونگا ' مگر کیا ہم اور کیا ہماری اعانت - ہاں البتہ دعا شامل حال ہے :

از دست گداے بینوا ناید ہیچ - جزآنکہ ز صدق دل دعاے بکند

(سید شیر الدین شاہ قادری - بالا پور - حیدرآباد دکن)

مبلغ دس روپیہ کا منی آرڈر روانہ خدمت ہے - اس میں سے مبلغ سات روپیہ الہلال ضمانت فنڈ کے لئے قبول فرمایئے - اور مبلغ تین روپیہ البصائر (اردو) کا چندہ ہے - الہلال کی ضمانت کا کیا اثر ہوا ہے ؟ اسکو کیا لکھوں ؟ تفسیر القران کی ضبطی کا اثر جو ایک مسلمان پر ہوسکتا ہے ' وہ یہاں سب پر ہوا - خدا سے دعا ہے کہ وہ ذمہ دار حکام کو سمجھہ عطا فرماوے ا والسلام -

(قاضی سید احمد حسین رئیس ترہت ضلع گیا)

افتخار المسلمین - حضرت مولانا زاد مجدہم -

عرصے سے الہلال کی ضمانت کا حال پڑھا تھا مگر ایک واقعہ سن چکا تھا - جسوقت کہ پہلے پہل آپ نے اخبار الہلال شایع کیا ہے تو ایک والی ریاست نے کچھہ رقم بطور امداد پیش کی تھی اور آپ نے انکار کیا تھا - اسوجہ سے جرأت نہوئی کہ شاید ہمارا بھی ویسا ہی حال ہو - یہی سبب ہے کہ اپنے طرف سے کچھہ ثبوت اس صدمہ کا جو میرے قلب محزون پر ہوا ہے' نہ دیسکا ' لیکن اب چونکہ انکی ایک پرچوں میں قیام خزینۂ دفاع جرائد کا حال پڑھا ' اسلئے جرأت ہوئی - اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھے بھی موقعہ اس کام کا جو دل میں ابھر رہا تھا ' مل گیا -

اسلئے ایک نہایت ہی قلیل سی رقم مبلغ ۱۰۰ - روپیہ کی پیش کش ہے - امید ہے کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر مجھے ممنون فرمائیگے -

آپکا خادم دینی و نیازمند
محمد اکبر

دعوة الهيئة الهلال

واقعهٔ ضمانت

(۱) الهلال کے اکثر پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق هوا - اسمیں شک نہیں که زمانهٔ حال کي روش میں که علوم اسلامیه کا مذاق جاتا رها هے اور علوم جدیده کي ادعائي روشني نے هر چهار طرف تاریکي پهیلا دي هے ' آپکے الهلال نے ساون بهادوں کي گهنگور گهٹا چهائے هوئے بادلوں کے تاریکي میں چمک کر ' صاعقهٔ هدایت کا کام دیا - فالحمد الله علی لطفه و رحمته -

(۲) نئے تعلیم یافتوں کو ماده پرستي کے ولولوں نے اندهوں کي طرح بهٹکتا هوا گمراه چهوڑ رکها تها جسکي الهلال نے رهنمائي کي هے -

(۳) نبي کریم صلي الله علیه و سلم کے ارشاد کو که کلام باري کو مضبوط پکڑنا چاهیے ' بهول جانے هي کا یه نتیجه هے که آج مسلمان دین و دنیا سے تباه حال هیں اور اب بهي اگر بیدار نه هوے تو یهودیوں سے بهي بدتر حال میں مبتلا هوجانے کا خطره عظیم در پیش هے -

(۴) بعض جدید طرز کے روشن خیالوں کا یهه خیال خام هے که کلام الهي نے محض مذهب هي کي تعلیم دی هے ' دیگر امور معاش و تمدن و سیاست سے غافل هے یا مقصر هے - حالانکه کلام پاک (تبیان لکل شی) تمام هدایت دیني و دنیاوي کا مخزن هے اور علوم دینیه هی علوم سیاسیه کا بهي منبع هیں -

اس امر کو الحمد لله که سب سے پہلے الهلال نے واضح و مبرهن کر دیا -

(۶) لیکن کلام پاک کو راه هدایت تعبیر کرنے اور ضلالت سے بچنے کیلیے صحیح عقل کي ضرورت هے - اسکے لیے هر زمانه کي روش کے مطابق ایسے علماء حق مطلوب هیں ' جو ضروریات زمانه کے مطابق کلام پاک کي هدایت کو دکها دیں ' لهذا رب العزت کي امة مرحومه پر یه خاص رحمت هے که وه همیشه زمانه کي روش کے مطابق ایک ایسا عالم الهي پیدا کر دیتا هے ' جو کلام پاک کي صحیح تفسیر بموافقت زمانه و ضروریات عصریه ' امت کے آگے پیش کرتا هے - •

(۷) اسمیں شک نہیں هے که یهه کام پروردگار عالم نے آپکے اور آپکے ایسے علماء حق کو تفویض کیا هے ' جسکو متزلزل الجبال وجود بهي روک نہیں سکتے - کیونکه یه الله کے کار و بار هیں ' جو اپني امت کي هدایت کیلیے اپنے بندوں کو چنتا اور انکے پیچهے اپني نصرت و اعانت کي ملائکه کو متعین کر دیتا هے -

(۸) پس واقعهٔ ضمانت الهلال سے گو دل پر صدمه اور سخت قلق هے ' تاهم اطمینان کلي هے که جس ظهور صداقت و هدایت الهیه کیلیے ملکوں اور قوموں کي مخالفت موثر نہیں ' اسکو انشاء الله یه معاندانه مساعي کیا ضرر پهونچا سکینگے ؟

(۹) البصائر نے بهي جس کام کا بیڑا اٹهایا هے ' بلا شک نهایت اهم اور اس زمانه کي رفتار کے لحاظ سے بهت ضروري هے - اور خوب هے که مختلف حصص زندگاني اور آخرت پر کم بینوں کي لیے مختلف بصائر هوں -

(۱۰) دونوں اقسام کي جلدیں اس قابل هیں که لوگ مجلد کرکے اپنے کتب خانوں میں رکهیں اور روز مره تلاوت کیا کریں - کیونکه تراجم قران پاک ایسے عام فهم طریقه سے که جس سے محض ترجمه هی کے پڑهنے سے مطالب واضح هوجاریں ' بالکل معدوم هیں - اور جسکو آپ اس خوبي سے ادا فرماتے هیں که محتاج بیان نہیں -

خادم محمد عبد اللطیف (علیگ)
سابق منصف - ممالک متحده

اخباروں کے دیکهنے سے و نیز آپکي تحریر سے معلوم هوا که الهلال سے بهي دو هزار کي ضمانت طلب کي گئي هے - جس روز میں نے پہلے پہل اس خبر کو سنا ' جیسا صدمه دل پر گزرا ' خدا هي جانتا هے - غیرت نے قبول نه کیا که میں سنوں اور خاموش بیٹها رهوں - چنانچه اوسي روز سے ادهیڑ بن میں تها که جو کچهه اس غریب سے هوسکے ' الهلال کے حفظ و بقا کے لیے نثار کردے - کبهي اپني مفلسي پر افسوس کرتا تها اور کبهي محرومي پر - چنانچه اسي فکر میں تعطیل کا زمانه بهي قریب آگیا - تعطیل میں مکان گیا اور کسي صورت سے ایک رقم فراهم کي - یه رقم حقیر آج الهلال پر سے نثار کرتا هوں - امید هے که قبول کیجیئگا -

میں ایک معمولي حیثیت کا آدمي هوں - جیسا که حضور پر بهي ظاهر هے - اپني بے مائیگي هي کي وجه سے مبلغ ۸ - روپیه ایک وقت میں چنده نه دیسکا اور مجبوراً اپسے معافي چاهي که مبلغ ۴ - روپیه کا ربي - بي عنایت فرمایا جاے - بقیه ۴ - روپیه عقب سے ارسال خدمت کرونگا -

حضرت مولانا ! میں سچ کہتا هوں که جیسا صدمه عام مسلمانوں کو سقوط ادرنه و مرحوم شوکت پاشا کے انتقال سے هوا تها ' ویسا هي میں نے اس واقعه سے بهی پایا - جا بجا الهلال کي ضمانت کے بارے میں گفت و شنید سني - سبهي افسوس کے ساتهه کہتے تهے که اب گورنمنٹ کو کیا هوگیا هے نه ایسے لوگوں کے طرف مخاطب هو رهي هے جن کے ایک اشاره کے لاکهوں لوگ منتظر هیں ؟ اکثر لوگونکي زبان سے بے تحاشه یه لفظ نکل گیا که جس طرح سقوط ادرنه و مرحوم شوکت پاشا کي هلاکت میں بالاخر کامیابي و خوش حالي بهي پوشیده تهي (جسکا ظهور پیچهے هوا) اسي طرح اس واقعه کي تهه میں بهي اصلي خوشي و کامیابي چهپي هو -

حضرت مولانا ! میں کهه نہیں سکتا که آپکے بیان و تحریر میں کونسا جادو اور طلسم هے یا مسمریزم کا اثر هے که جو شخص ایک بار بهي اپکي تحریر دیکهه لیتا هے ' ممکن نہیں که الهلال کا عاشق نه هو جاے اور اوسکا دل آپ اپنے قبضه میں نه کرلیں - جہانتک میرا خیال و عقیده هے ' نه تو آپکي تحریر میں طلسم و مسمریزم هے ' نه آپ جادوگر هیں - اصلي چیز اچهه اور هي هے - یعنے آپنے ایک ایسي چیز کي مضبوط گرفت کرلی هے اور اسکا لب و لهجه اختیار کیا هے جسکو کبهي فنا نہیں ' اور جس کا اثر قطعي اور لابدي هے - یعنے کلام پاک الهي - اور یہی باعث هے اپکے الهلال کي تسخیر قلوب و کشش کا - هر جگه اوسکي مثال ' اوسکي شهادت ' اوسکا حکم ' غرضکه تمام محور بحث صرف کلام الهی هي هوتا هے -

محمد عبد الجلیل از آره

نهایت ادب کیساتهه عرض خدمت هے که الهلال کي ضمانت کي خبر سنکر جو صدمه هوا ' حیطهٔ بیان سے باهر هے - خیر ' مرضي مولی از همه اولی :

صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد

امید هے که اس خاکسار کي ایک ادني رقم فنڈ میں جمع فرمالیگے ' اور خاکسار کو ممنون و متشکر -

(نیاز مند هاشم علي - بمبئي)

از جانب انجمن ہلال احمر قسطنطنیه

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب (الہلال)

ہندرستانی اخبارات میں جو فہرست چندہ مرسلہ مسلمانان ہند بنام انجمن ہلال احمر عثمانی شائع ہوچکی ہے' اسمیں متعلق ان رقومات کے جو مسلمانان رامپور ممالک متحدہ ہند کیجانب سے میر قمر شاہخان صاحب نے ارسال کی ہیں' غلطی راقع ہوگئی ہے -

صحیح فہرست حسب ذیل ہے :

تاریخ	رقم		کیفیت
۲۴ مارس سنه ۱۳۲۸	۱۱۳۳۷	پیاستر	جنگ طرابلس
	۱۴۷۵	"	"
۱۲ ایلول سنه ۲۳۲۸		"	"
۲۴ مئی سنه ۱۳۲۸		"	"
۲۶ تشرین ثانی ۱۳۲۸	۱۷۹۲	"	جنگ بلقان
۵ "	۵۰۱۰۰		"
۲۱ "	۳۵۵۹۵	"	"
"	۵۹۰۱۵	"	"
۱۱ کانون ارل سنه ۱۲۲۸	۱۲۱۱۹۱	"	"
۱۲ ضباط سنه ۱۳۲۸	۵۲۴۴۹	"	"

فہرست رقوم چندہ مسلمانان رامپور بخدمت صدر اعظم ترکی بامداد مجروحین و یتامی جنگ طرابلس و بلقان -

ارل قسط بوساطت عالیجناب ہز ہاینس نواب صاحب رامپور تاریخ ۱۸ جنوری سنه ۱۹۱۲ — ۳۰۱۰۰ ۰ ۰

(۲) قسط دوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان سکریٹری انجمن ہلال احمر رامپور تاریخ ۴ مارچ سنه ۱۴۱۳ — ۴۶۳۶ ۸ ۰

(۳) قسط سوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۱۳ — ۱۷۰۱ ۳ ۰

(۴) قسط چہارم بوساطت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ — ۱۷۰۱ ۳ ۱

(۵) قسط پنجم معرفت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۱۳ — ۳۰۷۵ ۶ ۳

نیاز مند قمر شاہخان از رامپور

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد کانپور

بذریعہ مولانا ابو تراب عبد الرحمن صاحب گیلانی ۲۲ - روپیہ ساڑھے دس آنہ -

(فہرست اسامی حضرات اعانہ دہندگان)

مولوی عبد الله صاحب رکیل - ۲ - روپیہ - شیخ رلایت حسین صاحب - ۲ - روپیہ - منجملہ قیمتہ چرم عقیقہ عزیزان مولوی عبد الشکور صاحب مختار موضع گورتھیاری - ۲ - روپیہ - اہلیہ مولوی عبدالله صاحب رکیل قیمت بازو - ۳ - روپیہ - اہلیہ مولوی عبدالشکور صاحب مختار گورتھیاری قیمت پہونچی - ۳ - روپیہ مولوی عبدالشکور صاحب مختار مزارو - ۱ - روپیہ - شیخ شجاعت حسین صاحب مختار - ۱ - روپیہ مولوی یسین صاحب - ۱ - روپیہ شیخ عبدالعزیز صاحب مختار دیہ صلعم نگر - ۱ - روپیہ - منجھلی ہمشیرہ مولوی عبدالله صاحب رکیل - ۱ روپیہ - اہلیہ مولوی شرف الدین صاحب - ۱ روپیہ - مولوی عبدالشکور صاحب مختار - ۱ - روپیہ - اہلیہ مولوی شمش الہدی صاحب - ۱ - روپیہ - رالدہ عبدالعلیم صاحب مختار - ۸ - آنہ - اہلیہ منشی شجاعتحسین صاحب - ۸ - آنہ - رزن موے عقیقہ مذکور الصدر - ۷ - آنہ - شیخ تبارک حسین صاحب - ۲ - آنہ - اہلیہ شیخ رضی احمد صاحب - ۴ آنہ - شیخ نورالحسن صاحب - ۲ - آنہ - اہلیہ شیخ عبدالرحمان صاحب - ۲ - آنہ - رالدہ مولوی یسین صاحب - ۲ - آنہ - منشی عبداللطیف صاحب - ۲ - آنہ - شیخ محب علی صاحب - ۱ آنہ - اہلیہ قادر علی صاحب - ۱ - آنہ - اہلیہ اولاد علی صاحب - ۱ - آنہ - مسماۃ پھولیا کنیز - ۱ - آنہ - بلاقی پاسی قوم ہندو - ۱ - آنہ شیخ صدیق صاحب مرغ چک ۶ پائی -

(ایضاً بذریعہ مولانا صاحب چندہ موضع دیہ - ۱۰ - روپیہ)

مولوی عبدالعزیز صاحب مختار - ۱ - روپیہ - مولوی ابوالحسن صاحب - ۱ - روپیہ - متفرقات مبلغ - ۶ - روپیہ - جملہ - ۸ - روپیہ -

جملہ رقم متعلقہ چندہ مبلغ - ۳۰ - روپیہ - ۱۰ - آنہ - ۶ - پائی ہوئی ' جسمیں - ۶ - آنہ فیس منی آرڈر اور - ۶ - پائی ٹکٹ پر صرف ہوا اور بذریعہ منی آرڈر - ۳۰ - روپیہ - ۳ - آنہ - بروز جمعہ ۱۶ ذیقعد بھیجا گیا - باقی ۱ - آنہ کا ٹکٹ عقب سے جاے گا -

---

بذریعہ جناب محمد ضیا الحق صاحب از بھونگیر ضلع نل گنڈہ (دکن) ۱۷۱ - ۹ -

(بہ تفصیل ذیل)

جناب علی بخش خانصاحب گتہ دار ابپاشی ۵۰ - روپیہ جناب سلیمان خانصاحب گتہ دار ۴۲ - روپیہ ۷ - آنہ ۶ - پائی جناب سید نعمت شاہ صاحب زمیندار ۱۲ - روپیہ ۱۲ - انہ جناب نور محمد خانصاحب پسر سلیمان خانصاحب گتہ دار ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب محمد خانصاحب گتہ دار آبپاشی ۸ - روپیہ ۷ - آنہ جناب رام راؤ صاحب پٹواری ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب عظیم احمد صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب محمد تلیم صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ جناب محمد افضل علی صاحب گتہ دار ۱۳ آنہ - ۶ - پائی جناب محمد سلامت اللہ صاحب فور مین آبپاشی ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب حسام الحق صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۲ - انہ جناب عبد الرحمن صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۴ - آنہ جناب عبدالغفور صاحب گتہ دار آبپاشی ۱ - روپیہ ۱۱ - آنہ جناب حکیم غلام محمد خانصاحب رامپوری گتہ دار آبپاشی ۴ - روپیہ ۱۱ - آنہ ۶ - پائی خاکسار محمد ضیاء الحق سپروایزر آبپاشی ۱۰ - روپیہ -

۱۷۱ - روپیہ ۹ - آنہ ۶ - پائی - فیس منی آرڈر اپنی جیب سے ادا کی گئی (جزاک الله - الہلال)

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.